هفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۸؍ستمبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۳۶

۹؍جمادی الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۸؍تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی

کینہ نہ رکھو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض و کینہ نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو اور جس طرح خدا نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو"۔
(صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم الظن)

آئیوری کوسٹ، بورکینافاسو، بینن، ٹوگو، نائیجر، سینیگال، گنی بساؤ، غانا، نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا اور گیمبیا میں دوران سال نئی جماعتوں کے قیام، مساجد میں اضافہ، دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات اور خداتعالیٰ کی تائید و نصرت کے روح پرور واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خطاب)

(قسط نمبر ۲)

دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں بعض ممالک کا خصوصی ذکر

حضور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ کے ثمرات کے تعلق میں بعض ممالک کا خصوصی ذکر فرمایا:

آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ میں اللہ کے فضل سے اس سال ۱۱۲۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۱۵۴ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆......۸۲۶ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ کی مساجد کی کل تعداد ۲۰۰۳ ہے۔

☆......آئیوری کوسٹ کے 14 ریجنز میں مرحلہ وار مساجد کی تعمیر کے منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے۔

☆۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال آئیوری کوسٹ میں تبلیغی مہمات کے دوران ۷۰۹ چیفس احمدی ہوئے اور ۸۰۶ آئمہ نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اے میرے رب! میری جدو جہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان و شوکت اور رونق و شادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۵؍اگست ۲۰۰۰ء)

(مئی مارکیٹ، منہائم۔ جرمنی، ۲۵؍اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مئی مارکیٹ منہائم جرمنی میں ارشاد فرمایا جہاں آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۵ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور جرمنی کے علاوہ دیگر متعدد ممالک کے احباب جماعت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مضمون کو اس خطبہ میں بھی جاری رکھتے ہوئے حضور علیہ السلام کی بعض دعاؤں کا تذکرہ فرمایا۔ آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھجواتے ہوئے حضور علیہ السلام نے یہ دعا کی ہے کہ اے اللہ! تو اس پر درود و سلام بھیج، اس طرح کہ تیری برکات میں سے کوئی برکت باقی نہ رہ جائے اور اپنی تائیدات اور نشانات کے ساتھ اس کے دشمنوں کے چہرہ کو سیاہ کر۔ حضور علیہ السلام بڑی زاری کے ساتھ خداتعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ میری یہ آہ و زاری اسلام کے لئے ہے جس پر دشمنوں نے ہلہ بول دیا ہے۔ اسلام کے فرقوں پر ظلمت چھا گئی ہے اور خیر الانام کی امت میں تفرقہ ظاہر ہو گیا ہے۔ ہم اس کے دین کی خاطر تیرے پاس روتے ہوئے آئے ہیں تُو جانتا ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور تُو دیکھتا ہے جو ہمارے سینوں میں ہے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام ایک اور موقعہ پر مخالفین و معاندین کے فتنہ و فساد کا ذکر کرتے ہوئے خداتعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ تُو ہمیں ان کے فتنہ سے نجات دے اور ان کی تہمتوں سے ہماری براءت ثابت کر دے اور ہمیں اپنی حفاظت اور پسند اور خیر کے لئے مخصوص کر دے۔ اے میرے رب! میری جدو جہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان و شوکت اور رونق و شادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال۔

حضور ایدہ اللہ نے انصاف اور عدل سے کام لینے والے حکام کے لئے حضور علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر بھی فرمایا۔ اسی طرح باباگرونانک کی زبان سے ایک دعا اور سچ بولنے اور سچ کو پہچاننے کے لئے دعا اور فہم دین کے حصول کے لئے دعا اور بعض ہندو مستورات کے استفسار پر انہیں نصیحت کرتے ہوئے جو دعا کا طریق بتلایا اس کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح نماز میں لذت و ذوق حاصل کرنے کی دعا اور حقائق ایمان کے حصول کے لئے دعاؤں کا ذکر فرمایا۔ آخر پر حضور علیہ السلام کی اسلام کے غلبہ کے لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین سے متعلق ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضور علیہ السلام کی ایک دعا پڑھی۔

رؤیا کے نتیجہ میں سارا گاؤں احمدی ہو گیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رؤیا کے نتیجہ میں جو کثرت سے فضل نازل ہوئے ہیں گاؤں کے گاؤں احمدی ہوئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے باسط احمد صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ تحریر کرتے ہیں:۔

''ابو بکر بورا ساکن کو باڈالا (Koba Dala) نے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ ان کے گاؤں میں سیاہ جُبّہ پہنے تشریف لائے ہیں۔ سارا گاؤں آپؐ کے استقبال کے لئے باہر نکل آیا۔ سڑک کے کنارے مَیں بھی یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں معاً یہ منظر خواب کی حالت میں ہی بدل جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے تشریف لے جانے کے معاً بعد ایک سفید آدمی تین افریقن افراد کے ہمراہ پہنچ جاتا ہے۔ میں اس سفید آدمی سے مصافحہ کرتا ہوں اور یوں آنکھ کھل جاتی ہے۔ ابو بکر بورا صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس خواب کو دو روز ہی ہوئے تھے کہ آپ لوگوں کا تبلیغی گروپ ہمارے گاؤں پہنچا۔ گاڑی میں چار افراد تھے۔ ان میں سے ایک سفید آدمی تھا۔ (حضور نے فرمایا وہ پاکستانی کو سفید آدمی کہتے ہیں) اور تین افریقن تھے۔ استقبال کا بھی وہی نظارہ تھا اور مصافحہ کا بھی وہی انداز تھا اور یہ واقعہ جب گاؤں والوں کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کے لیے اس قدر تقویتِ ایمان کا موجب بنا کہ اس نشان کو دیکھ کر اس گاؤں کے دو ہزار تین سو بارہ افراد نے قبولیت احمدیت کی توفیق پائی۔

امام کو اعجازی رنگ میں شفا اور قبول احمدیت

وانگولوڈوگو (OUANGO LO DOUGOU) آئیوری کوسٹ کا بورکینا فاسو کی سرحد کی طرف آخری بڑا شہر ہے۔ مکرم باسط احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

اس شہر میں تبلیغی پروگرام کی غرض سے جب ہمارا وفد وہاں پہنچا تو علاقہ کے امام درامے اسحاق جن کی عمر تقریباً اسّی سال تھی اور ان سے پہلے بھی متعدد مرتبہ تبلیغی رابطہ ہو چکا تھا۔ اس دفعہ ان سے کہا گیا کہ آپ تک مسیح اور مہدی موعودؑ کا پیغام پہنچ چکا ہے اور اب آپ کی عمر بھی اسّی سال سے تجاوز کر رہی ہے۔ آپ کیوں اس پیغام کو قبول نہیں کر لیتے۔ اس پر امام صاحب نے کہا آپ قبول کرنے کا کہتے ہیں۔ میرے نزدیک تو آپ کی میرے ہاں آمد ہی معجزہ سے کم نہیں۔ آپ یقیناً ایک سچا پیغام لے کر آئے ہیں لیکن اس واقعہ کی تفصیل بیان کرنے سے قبل میں اعلان کرتا ہوں کہ میں خدا کے فضل سے اپنی تینوں بیویوں سمیت احمدیت میں داخل ہوتا ہوں پھر انہوں نے بتایا کہ گذشتہ تین ہفتوں سے میں پیٹ کی سخت تکلیف میں مبتلا تھا اور شدید کمزوری محسوس کرتا تھا۔ عام نمازیں تو الگ رہیں جمعہ کے لئے جانا بھی میرے لئے ناممکن تھا۔ آج آپ لوگوں کے میرے گھر میں قدم رکھتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسے بیماری میرے جسم کو مکمل طور پر چھوڑ چکی ہے۔ کوئی کمزوری اور بد اثر اس بیماری کا محسوس نہیں کرتا۔ یقیناً آپ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے نمائندہ ہیں۔ اس لئے میں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ ان کے اس اعلان کے ساتھ ہی اس علاقہ میں ۴۴۸۶ افراد جماعت میں داخل ہوئے۔

آئیوری کوسٹ کے نارتھ کے علاقہ کے شہر KASSERE (کاسیرے) میں جب ہمارا وفد تبلیغ کے لئے گیا تو وہاں کے چیف سے بھی ملاقات ہوئی۔ چیف صاحب نے بتایا کہ اب ان کی عمر ایک سو سال سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس علاقہ میں اسلام کے مستقبل سے متعلق وہ بے حد پریشان رہتے تھے۔ چند برس قبل مجھے یہ بات پتہ چلی کہ مہدی موعودؑ کی ایک جماعت اس وقت دنیا بھر میں جہاد کر رہی ہے۔ اسی لمحہ سے خود کو تو میں احمدی خیال کرتا تھا لیکن جماعت سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس قدر لمبی عمر اسی لئے دی ہے کہ میں باقاعدہ طور پر بھی اس جماعت میں شامل ہو سکوں۔ آج ایک طرف تو میں اس بات سے خوش ہوں کہ مجھے باقاعدہ طور پر مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ اب میں اطمینان کی موت مر سکوں گا کہ جماعت احمدیہ اس علاقہ کو سنبھال لے گی۔ چیف کے بیعت کرنے کے ساتھ ہی اس علاقہ میں ۱۳ ہزار ۵۲۹ افراد نے قبولِ احمدیت کی توفیق پائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ سلسلہ چل پڑا ہے۔

آئیوری کوسٹ کے نارتھ میں SARALA (سارالا) کے علاقہ کے ایک گاؤں کے نوجوان مؤذّن نے خواب میں دیکھا کہ ایک گروپ جو مختلف اقوام پر مشتمل ہے ایک خوش خبری کے ساتھ شمال کی طرف سے ان کے گاؤں پہنچا ہے اور امام کا پتہ پوچھ رہا ہے اور اس کے بعد ایک اور گروپ پہنچا ہے اور جنگجو اور ہتھیاروں سے لیس ہے۔ اُسی روز ہمارا وفد تبلیغ کے لئے اس گاؤں میں پہنچا ہے اور جاتے ہی انہوں نے امام کا پتہ پوچھا اور اس گروپ میں خواب کے عین مطابق مندرجہ ذیل اقوام کے لوگ شامل تھے۔ پاکستانی، آئیوری کوسٹ کے لوگ، بورکنیا فاسو کے لوگ اور مالی کے لوگ۔ جب وفد نے یہ خوشخبری سنائی کے آنحضرت ﷺ کی خبر کے مطابق امام مہدی تشریف لا چکے ہیں تو اس نشان کو دیکھ کر جو پہلے سے ان کو رؤیا کے ذریعہ بتا دیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے سارے گاؤں نے احمدیت قبول کر لی اور ۳ ہزار ۹۵۹ بیعتیں ہوئیں۔

حامد مقصود عاطف صاحب لکھتے ہیں:۔

آئیوری کوسٹ کے مغربی علاقہ کے ایک شہر TOUBA کے ایک نواحی گاؤں BOUTISSOU (بوتیسُو) میں ہمارا وفد پہنچا اور یہ خیال کیا کہ یہ گاؤں چھوٹا ہے کیونکہ رات کے اندھیرے میں ایسا ہی محسوس ہوتا تھا۔ اس لئے اگلے گاؤں چلنے کا ارادہ کیا۔ اس پر اس گاؤں کے امام صاحب ہمارا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کیا لا الہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کی محبت آپ کو ہمارے گاؤں میں رُکنے کے لئے نہیں کہتی اور بھرپور اصرار کیا۔ اس پر ہم نے کہا کہ ہم ضرور رکیں گے اور تبلیغ کا پروگرام منعقد کریں گے۔ ہم نے احمدیت کا پیغام پہنچایا تو امام صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ ہم نے سنا ہے اس کے بعد اس گاؤں کا نام ''احمدیہ گاؤں'' رکھتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ سات کلو میٹر دور مین روڈ پر اس گاؤں کے نام ''احمدیہ گاؤں'' کا بورڈ آویزاں کر دیا جائے اور پھر کہنے لگے کہ اس گاؤں کے تمام مرد۔ عورتیں بچے اور جوان آج سب احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اور جو بچے تین نسلوں تک پیدا ہوں گے وہ بھی احمدی ہوں گے انشاء اللہ۔ خدا کے فضل سے اس روز ۱۵۷۵ افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

مخالفین نامراد رہے۔ سارا علاقہ احمدی ہو گیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آئیوری کوسٹ میں مخالفین کی نامرادی کے بعض واقعات ہیں۔ ایک گاؤں BOBOSSO ہے۔ یہاں پر مخالفین نے احمدیت کو اکھیڑ پھینکنے کا اعلان کیا۔ جب میلاد النبیؐ کی تقریبات کا وقت آیا تو گاؤں کے نوجوان کھڑے ہو گئے کہ میلاد النبیؐ منانے کا آپ لوگوں کو کوئی حق نہیں۔ آپ مولوی لوگ جو کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ ہم ہرگز آپ کے ساتھ نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی آبرو اور عزت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے جماعت احمدیہ تیار ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کا اس میلاد النبی منانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس پر گاؤں کے بزرگوں نے جماعت کو پیغام بھیجا کہ آئیں اور یہاں احمدیت قائم کریں۔ چنانچہ ہمارا وفد وہاں پہنچا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سارے علاقہ میں اب تک ایک لاکھ ۲۵ ہزار ۷۶۰۔ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آئیوری کوسٹ کے شمالی علاقہ میں جو بورکینا، مالی اور گنی کناکری کی سرحد سے لگتا ہے گزشتہ دو سال کے عرصہ میں احمدیت بہت تیزی سے پھیلی ہے۔ یہ علاقہ بہت سخت خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن نصرت کی ایسی تازہ ہوا چل پڑی کہ جماعت کے خلاف مساجد میں پراپیگنڈہ اب برداشت نہیں کیا جاتا۔ بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں سے احمدیت کو ابتداءً دھتکارنے کی کوشش بھی کی گئی لیکن پھر پچھتاوے کے پیغامات ملے۔ جب وہاں دوبارہ گئے تو یوں لگا جیسے یہ وہ گاؤں ہی نہ تھے جن سے پہلے نکالے گئے تھے صرف اس ریجن میں اس وقت تک ۳۵۰ سے زائد مقامات پر احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور ۲ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے شمال میں ایک علاقہ TIENING BOUE (چے ننگ بُوئے) ہے۔ اس علاقہ میں احمدیت کا نام و نشان نہ تھا۔ لوگ سخت متکبر اور بدرسوم میں بہت بری طرح گھرے ہوئے تھے اور جہالت کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے تھے۔ چند سال قبل 1997 میں اس علاقہ کے بڑے بڑے دیہات نے نہ صرف احمدیت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ احمدیت سے متعلق بہت بدزبانی کی۔ ہمارے وفود بہت دکھی دلوں کے ساتھ مگر دعا کرتے ہوئے کہ اَللّٰھُمَّ اَھْدِ قَومِي فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اس علاقہ سے واپس لوٹے تھے اس سال پھر اس علاقہ کی طرف توجہ دی گئی تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے یہ وہ علاقہ ہی نہیں تھا جہاں سے ہمیں نکالا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ غیر معمولی کامیابیوں سے نوازتا ہی چلا جا رہا ہے اس وقت تک اس علاقہ کے 30 دیہات حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں اور بارہ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

آگے ٹنگریلا (TENGRELA) گاؤں میں کامیابی کی خبر ہے۔ تین ہزار سے زائد افراد وہاں احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

شدید مخالفین کے علاقہ میں بیعتیں

حضور نے فرمایا کہ اوجنے (ODIENNE) کا علاقہ آئیوری کوسٹ کے شمال میں ہے اور ایک طرف مالی کی سرحد کے ساتھ لگتا ہے اور دوسری طرف سے گنی کناکری سے ملتی ہیں۔ اس علاقہ کے تمام سیکٹرز میں بفضلہٖ تعالیٰ احمدیت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ 1998 تک اس علاقہ میں احمدیت کا نام بھی سننے کو نہ ملتا تھا۔ یہ علاقہ خصوصیت سے جماعت کے شدید مخالفین کا آبائی علاقہ ہے اور ابھی تک ان افراد نے اپنی کارروائیاں ختم نہیں کی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حق میں ہوائیں چل رہی ہیں اور اب تک اس علاقہ میں جہاں ایک بھی احمدی نہیں تھا ایک لاکھ دس ہزار تین صد سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

ایک اور علاقہ جو احمدیت کو عطا ہوا ہے

بونجالی BOUNDIALI آئیوری کوسٹ کے شمال میں ایک بہت بڑا علاقہ شمار ہوتا ہے اس علاقہ میں شاذ شاذ احمدی نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ کیفیت بدل چکی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب وہاں ایک امام صاحب احمدی ہوئے ہیں جو بہت ہی زیادہ جوش رکھتے ہیں اور ان کے زیر اثر ۳۵ دیہات ہیں۔ ان کی تبلیغ سے یہ سارے کا سارا علاقہ احمدیت کی آغوش میں آ چکا ہے۔

بورکینا فاسو (Borkina Faso)

حضور انور ایدہ اللہ نے بتایا کہ امسال یہاں ۲۱۸ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے جن میں سے ۲۰ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆......۲۲۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ایک کی تعمیر انہوں نے خود مکمل کی ہے۔ اس وقت بورکینا فاسو میں احمدیہ مساجد کی کل تعداد ۱۹۰۸ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ علاقہ جسے ہم ڈوری ریجن کہتے ہیں یہاں کے مبلغ کی والدہ نے رؤیا دیکھی تھی کہ وہ ڈوری کات رہی ہیں اور ان کا بیٹا اس کو لے کر سارے علاقہ کا چکر کاٹ رہا ہے اور ایک باڑ سب چاروں طرف لگا رہا ہے۔اسی علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کثرت سے احمدیت پھیل رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ڈوری ریجن کے ایک گاؤں یاکاکالا (Yakakala) کے امام صاحب نے خواب میں دیکھا کہ کچھ معزز مہمان آئے ہیں۔ان امام صاحب کا سفر پر جانے کا پروگرام تھا۔اس خواب کے بعد انہوں نے پروگرام ملتوی کر دیا۔اسی دن خدا کے فضل سے احمدی مبلغین کا وفد وہاں پہنچ گیا تو وہ امام صاحب اس وفد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ معزز مہمان تو آ گئے ہیں۔چنانچہ جب تبلیغ ہوئی تو سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا اور قبول احمدیت کی ایسی رو چلی ہے کہ اب تک نائیجر (Niger) بارڈر کے اس علاقہ میں امسال ڈیڑھ لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

بورکینا فاسو کے نارتھ کے علاقہ میں ڈوری ریجن کے ایک دوسرے گاؤں جس کا نام بانکی لاری (Banki Lari) ہے کے امام صاحب جب ہمارے لوکل مبلغ ابوبکر سانفو صاحب سے پہلی بار ملے تو ابوبکر سانفو صاحب نے عربی کتاب "القول الصریح" تحفہ کے طور پر پیش کی۔اس کتاب کو پڑھ کر ان کا ایمان ایسا تازہ ہوا اور سارے شکوک اتنے رفع ہوئے کہ اب وہ خود ہزاروں میل کا سفر طے کرتے ہیں اور ان کا سارا گاؤں احمدی ہو چکا ہے۔اور اس علاقہ میں بکثرت احمدیت پھیل رہی ہے۔

ظفر اقبال ساہی صاحب مبلغ بورکینا فاسو لکھتے ہیں:

جب ہمارا تبلیغی وفد ملک کے شمال مغرب میں واقع علاقہ "جی سا سَو" (Djissasso) پہنچا تو ان کی ملاقات مسجد کے امام داؤ سعیدو صاحب (Dao Saeedo) سے ہوئی۔یہ اکثر دعا کرتے تھے کہ یا الٰہی مسلمان بہت بگڑ گئے ہیں، مذہبی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔خدایا مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک دین کی اصلاح کرنے والے نہ آ جائیں۔ایک دن ان کو علم ہوا کہ مسجد میں تبلیغ کے لئے لوگ آئے ہوئے ہیں۔وہ ان سے ملے اور دیکھتے ہی پہچان گئے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اب انشاء اللہ اس علاقہ میں اسلام کو از سر نو زندہ کریں گے۔چنانچہ ان کے گاؤں کے ۴ہزار ۶۸۰۔افراد نے اسی دن بیعت کر لی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خوابوں کے ذریعہ جس طرح اللہ تعالیٰ مدد فرما رہا ہے یہ تو حیرت انگیز ہے۔اتنے عظیم الشان نشانات ہیں کہ سمجھ نہیں آتی کہ ان کو دیکھ کر یہ مولوی اب جائے گا کہاں۔

حضور نے بتایا کہ ایک امام صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ انہیں کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی ہے۔امام صاحب نے کہا کہ آج رات سحری کے وقت خاکسار کو آواز آئی کہ مسجد جاؤ اور تبلیغ سننے کی تیاری کرو۔کہتے ہیں میں اٹھ کر مسجد گیا تو کوئی آدمی نہیں تھا۔واپس آ گیا۔پھر دوبارہ وہی آواز آئی مسجد جاؤ اور تبلیغ سننے کی تیاری کرو۔مسجد گیا تو پھر بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔واپس آکر سو گیا تو سختی سے ہدایت کی گئی کہ مسجد جاؤ اور تبلیغ سنو اور انتظام کرو۔پھر میں مسجد آکر بیٹھ گیا کہ آپ لوگ پہنچ گئے۔جب آپ نے بتایا کہ آپ تبلیغ کرنے آئے ہیں تو میری خوشی سے یہ حالت ہو گئی کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔امام صاحب نے سارے گاؤں والوں کو اکٹھا کیا۔وہاں تبلیغ کی گئی اور خدا کے فضل سے سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔

ناصر احمد سدھو، مبلغ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ:

ڈوری ریجن میں تاکو کناجی گاؤں نصف احمدی ہے اور نصف نے بیعت نہیں کی تھی۔امسال رمضان المبارک میں ہمارے احمدی امام نے غیر احمدیوں کی مسجد میں تفسیر کبیر عربی ترجمہ کا درس دینا شروع کر دیا تو لوگوں نے بے حد پسند کیا۔یہ سلسلہ دو دن تک جاری رہا اور اس کے نتیجہ میں پھر بہت مخالفت شروع ہوئی۔بڑا امام اپنے چند شریروں کے ساتھ آیا اور درس بند کرنے اور مسجد سے نکلنے کو کہا۔احمدی امام نے مسجد سے باہر آکر درختوں کے نیچے درس دینا شروع کر دیا۔تمام سامعین جمع ہو گئے۔گاؤں کے چیف نے یہ منظر دیکھا تو خود بھی درس میں شریک ہوا۔بعد میں اس نے اعلان کیا کہ لگتا ہے ہمارے گاؤں کے برے دن آنے والے ہیں کہ امام مسجد نے مسجد میں قرآن سنانے سے منع کر دیا ہے۔یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔اٹھو اور مسجد چلو۔جب تک میں زندہ ہوں کوئی تمہیں مسجد سے باہر نہیں نکال سکتا۔چنانچہ سارا رمضان مسجد میں درس ہوا۔

عید کے دن جب عید کی نماز کے لئے جمع ہوئے تو وہ غیر احمدی امام نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو لوگوں نے ان کو روک دیا کہ نہیں سارا رمضان ہم نے احمدی امام سے قرآن سنا ہے، اس نے ہمیں روشنی بخشی ہے، ہم نور کو چھوڑ کر ظلمت قبول نہیں کریں گے۔آج سے ہم سب گاؤں والے احمدی ہیں اور ہمارا امام الحاج احمد ہے۔ہمیں آپ کی امامت کی کوئی ضرورت نہیں۔

بینن (Benin)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے فرمایا: بینن ان ممالک میں سے ہے جہاں گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلی مرتبہ تاریخ ساز کامیابیاں نصیب ہوئی تھیں اور ان کی بیعتوں کی تعداد پانچ ہزار ٹارگٹ کے مقابل پر ایک لاکھ ۵۴ہزار ۳۶۵ تک پہنچی تھی۔چنانچہ ان حیرت انگیز کامیابیوں کو دیکھ کر امسال انہیں تین گنا بڑھا کر پانچ لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا جس کے مقابل پر انہوں نے اللہ کے فضل سے آٹھ لاکھ ایک ہزار ۲۶۰ بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔

☆......دوران سال ۸۹ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور الحمد للہ کہ تمام مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم کر دی گئی ہیں۔

☆......۱۱۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

☆......گزشتہ سال احمدیت میں شامل ہونے والے Kings کی تعداد ۲ تھی۔دوران سال ۳۹ Kings احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ان میں سے بینن کے شمال کے علاقہ کا بادشاہ جو سب سے بڑا ہے اس کے ماتحت دو ملین لوگ ہیں اور جو ساؤتھ کا بادشاہ احمدی ہوا ہے اس کے ماتحت ڈیڑھ ملین سے زائد لوگ ہیں (یہ دونوں Kings اس جلسہ میں موجود ہیں)۔

☆......۸۶۔امام احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

☆......بینن میں ۲۴۱ کلومیٹر کی ہائی وے (Highway) ہے جو ملک کے ساؤتھ سے نارتھ کی طرف جاتی ہے۔امیر صاحب بینن نے یہ خوشخبری دی ہے کہ اس ہائی وے کے دونوں اطراف ۶۲ شہر اور دیہات آباد ہیں اور اللہ کے فضل سے یہ تمام کے تمام احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔بیعت کرنے والوں کی تعداد ۵ لاکھ ۱۴ہزار ۵۸۳ ہے۔۶۲ جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔اس علاقہ میں ۳۳ Kings احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

☆......۵۹ مساجد اماموں سمیت عطا ہوئی ہیں۔

☆......بینن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کرنے والے Kings اور اماموں کی مجموعی تعداد ۱۲۷ ہو چکی ہے۔وہاں کے ایک نیشنل اخبار "لوغا" (L,Aurore) نے جماعت کی غیر معمولی ترقی سے متاثر ہو کر ایک آرٹیکل لکھا ہے جس کا عنوان اس نے یہ لگایا ہے "ہماری پہاڑیاں احمدیت کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہیں"۔

☆......حافظ احسان سکندر صاحب بیان کرتے ہیں کہ بینن کے جنوبی علاقہ کیلیبُو (Kilibo) گاؤں میں جب ہمارے مبلغین تبلیغ کی غرض سے گئے اور سارے گاؤں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا تو گاؤں کے اکثر مسلمانوں نے کہا کہ جو باتیں آپ کہہ رہے ہیں درست ہیں لیکن ہمارا امام یہاں موجود نہیں کہ وہ تصدیق کرے۔جب وہ آئے گا تو آپ لوگ دوبارہ آئیں۔جب امام واپس آیا، مبلغین دوبارہ گئے تو اس نے کہا کہ یہ درست نہیں۔احمدیوں کو تو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔اس گاؤں کے مسلمانوں نے کہا کہ ہم تو خود انتظار کر رہے تھے کہ آپ آئیں گے اور اس بات کی تصدیق کریں گے۔پھر ہم سب اکٹھے احمدیت قبول کریں گے۔اس نے بڑے غصہ سے کہا کہ میری زندگی میں کبھی بھی وہ اس جماعت کو اس گاؤں میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ہمارے مبلغین نے گاؤں چھوڑنے سے پہلے امام کو انتباہ کیا کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ ہے لیکن تم اسے چھپا رہے ہو۔ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ مستقبل قریب میں سارا گاؤں احمدیت قبول کرے گا لیکن تم احمدیت سے محروم رہو گے۔

دو ہفتے کے اندر اندر وہ امام سخت بیمار ہوا اور اسے علاج کے لئے شہر بھجوانا پڑا۔جب وہ صحت یاب ہوا تو مسلمانوں نے اسے پیغام بھجوایا کہ اب وہ واپس گاؤں نہ آئے کیونکہ سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو چکا ہے۔

☆......بینن کے شمالی علاقہ میں ایک گاؤں ہے جس کی آبادی پانچ ہزار کے قریب ہے۔اس میں صرف ایک مسلمان تھا جس کا نام عبدالرحمٰن ہے جو نماز کے لئے خود ہی اذان دیتا، اقامت کہتا اور نماز پڑھ لیتا۔اس نے بتایا کہ وہ اکثر اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ ان پانچ ہزار میں صرف میں ہی تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔اس نے کہا کہ اللہ نے اس کی عاجزانہ دعا کو سنا اور ایک دن احمدی مسلمان تبلیغ کے لئے اس قصبہ میں آئے اور تبلیغ کا آغاز قصبہ کے بادشاہ سے کیا لیکن یہ امر آسان نہیں تھا کیونکہ عیسائی اور ان کے پادری ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ اس قصبہ میں اسلام ترقی کرے۔انہوں نے احمدیوں کو دھمکی بھی دی کہ وہ انہیں ماریں گے۔ہمارے مبلغین نے تبلیغ کے لئے پولیس سے مدد حاصل کی۔کئی ہفتوں کی تبلیغی کوششوں کے بعد قصبہ کے بادشاہ کو اب یہ فیصلہ کرنا ہی تھا کہ احمدی جو تبلیغ کرتے ہیں اور جو مذہب لے کر آئے ہیں وہ سچا ہے یا جھوٹا۔منگل کے روز بادشاہ نے ہمارے مبلغین کو بلایا اور یہ کہا کہ جو کچھ میں آپ لوگوں سے سن رہا ہوں وہ سچ ہے اور میں اس کی صداقت کا قائل ہوں اور آج سے میرا نام عبدالسلام ہے اور میں مسلمان ہوں۔بادشاہ کھڑا ہوا اور بلند آواز سے کہا کہ کون اس دین میں میرا ساتھ دیتا ہے۔(جیسے آواز دی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ)۔اس پر سارے قصبہ نے بادشاہ کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔اب یہ سارا عیسائی گاؤں خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہو چکا ہے۔اب ایک نماز پڑھنے والا نہیں بلکہ پانچ ہزار افراد نماز ادا کرتے ہیں۔

☆......گبیڈے گاؤں (Gbede Village): بینن کے شمال میں اَوکن فو (Okonfo) قصبہ کے بادشاہ کے ذریعہ اس گاؤں کے بادشاہ بھی احمدی ہوئے۔یہ روایتی سردار گزشتہ سات سال سے چرچ میں عیسائیت کی تبلیغ کرتا تھا۔اس بات کا علم ہونے پر کہ ہمسایہ علاقہ کا بادشاہ احمدی مسلمان ہو گیا ہے اس نے بھی مبلغین کو دعوت دی کہ ہمارے علاقہ میں آکر تبلیغ کریں اور انہوں نے کہا کہ میرا اسلامی نام موسیٰ ہو گا کیونکہ میں اس علاقہ کے فرعون سے اپنے لوگوں کو آزاد کرانے کے لئے جہاد کر رہا ہوں۔تاکہ وہ سب اسلام قبول کریں۔اس علاقہ میں اس سے قبل کوئی مسلمان تبلیغ کے لئے نہیں گیا تھا۔صرف عیسائی تبلیغ کیا کرتے تھے۔اب احمدیت نے یہ سرحدیں توڑی ہیں اور لوگ فوج در فوج احمدیت قبول کر رہے ہیں۔

☆......امیر صاحب بینن بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ٹی وی اور نیشنل ریڈیو پر وقت لینے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے سربراہ نے بڑی درشتی سے کہا کہ وہ ہمیں ریڈیو اور ٹی وی پر ہرگز وقت نہیں دیں گے۔اس پر میں نے صدر اور موقع پر موجود آئمہ سے کہا کہ آپ ایسا کر کے ایک بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں۔میں نے ساتھ ہی انہیں کہا کہ وہ وقت ضرور آئے گا جب ٹی وی اور ریڈیو دونوں ہمیں مل جائیں گے۔ایک ماہ کے اندر

اندر بڑا امام جس نے ہمیں ریڈیو پر آنے سے روکا تھا فوت ہو گیا۔ اس کے بعد جلد ہی اس کا بیٹا فوت ہو گیا۔ ان کی مسجد فساد کا گہوارہ بن گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ہی جماعت کو نیشنل ٹی وی کی طرف سے دعوت ملی۔ خدا کے فضل سے ہمارا پروگرام ریکارڈ ہوا اور نشر ہوا۔ تمام لوگوں نے ٹی وی والوں سے مطالبہ کیا کہ یہ پروگرام دوبارہ نشر کیا جائے۔ چنانچہ وہ پروگرام جسے مولوی روکنا چاہتا تھا دوبارہ نشر ہوا۔ اب اللہ کے فضل سے ریڈیو پر بھی بہت عظیم الشان تبلیغ ہو رہی ہے۔

ٹوگو (Togo)

(یہ ملک بینن کے تحت ہے)۔ ٹوگو (Togo) بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں گزشتہ سال پہلی مرتبہ عظیم الشان کامیابیوں کے نئے میدان جماعت کو عطا ہوئے تھے اور پہلی مرتبہ جماعت نے اپنے ۱۵ ہزار کے ٹارگٹ کے مقابل پر ایک لاکھ ۱۰ ہزار سے زائد بیعتیں پیش کرنے کی سعادت پائی تھی۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابیوں کا یہ سلسلہ غیر معمولی طور پر آگے بڑھا ہے۔ ان کو ۲ لاکھ ۳۰ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا جس کے مقابل پر انہوں نے ۱۲ لاکھ ۴ ہزار ۱۲۱ بیعتیں پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔

☆...... ۲۳ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆...... ۱۸۔ امام اپنی مساجد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

نائیجر (Niger)

گزشتہ سال نائیجر کی بیعتوں کی تعداد ۵ ہزار تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کی بیعتوں کی تعداد ساٹھ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔

☆...... ۶ مساجد اس ملک میں تعمیر کی گئی ہیں۔

سینیگال (Senegal)

دورانِ سال:

☆...... سینیگال میں ۷۷ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ جن میں سے 45 مقامات پر نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆...... مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۲۵ نئی تعمیر کی گئی ہیں اور ۸ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ۲۷ مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔

☆...... سینیگال کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد ۴ لاکھ ۷۵ ہزار سے بڑھ چکی ہے اور بعض نئے علاقے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

ایک سینیگالی نوجوان ثراب کاہ جو عرصہ ۱۰ سال تک سعودی عرب میں دینی تعلیم حاصل کر کے واپس لوٹے ہیں۔ واپس آنے پر ان کو معلوم ہوا کہ ان کے علاقہ میں احمدیت میں داخل ہو چکی ہے اور کافی لوگوں نے بیعت کر لی ہے تو یہ بہت ناراض ہوئے کہ کس طرح احمدیت ہمارے علاقہ میں آسکتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کے علاقہ سے اساتذہ تربیتی کلاس کے لئے ڈاکار آرہے تھے۔ ثراب کاہ صاحب ان کے ساتھ آئے ان کی نیت تھی کہ اس کلاس میں اساتذہ کے سامنے جماعت پر اعتراضات کریں اور پروگرام کو خراب کریں۔ دو روز تک ان کے تمام سوالات اور اعتراضات کے جواب دیئے گئے تیسرے دن یہ نوجوان کہنے لگے لگتا ہے کہ دس سال تک میں نے سعودی عرب میں عمر ضائع کر دی ہے۔ اب صحیح اسلام کی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج سے میں احمدی ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت فضل اور احسان ہے کہ اعلیٰ درجہ کی عربی تعلیم کے لئے ہمارے پاس تو ایسے ادارے نہیں ہیں اور سعودی عرب یہ خدمت کر رہا ہے۔

امیر صاحب سینیگال لکھتے ہیں:

ایک نوجوان جو موریطانیہ میں رہتے تھے اور ان کا اصل وطن سینیگال ہے۔ جب وہ واپس اپنے گاؤں میں آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کے خاندان والے احمدی ہو چکے ہیں تو وہ ان سے بہت ناراض ہوئے اور انہیں بتایا کہ احمدی کافر ہیں۔ ان کے بھائی نے بتایا کہ کچھ عرصہ بعد DAKAR میں تربیتی کلاس ہو رہی ہے، آپ ہمارے ساتھ جا کر از خود تحقیق کر لیں۔ اس پر یہ نوجوان تربیتی کلاس میں تشریف لائے اور کوئی سوال نہیں کیا بلکہ خاموشی سے کلاس میں پروگرام دیکھتے رہے۔ نماز تہجد، درس القرآن وغیرہ۔

ایک رات انہوں نے بتایا کہ خدا کی قسم میں ادھر بہت غلط ارادہ اور نیت سے آیا تھا لیکن یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ سچے مسلمان ہیں اور جو لوگ آپ کے بارہ میں کفر کا فتویٰ دیتے ہیں وہ یقیناً خود کافر ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ اب میں موریطانیہ واپس جا کر انشاء اللہ احمدیت کی تبلیغ کروں گا۔

گنی بساؤ (Guinea Bissau)

گنی بساؤ میں قبیلہ ٹلانا سب قبائل سے بڑا قبیلہ ہے اور ملکی آبادی کے ۴۰ فیصد سے زائد ہے۔ یہ سب Pagens یعنی بت پرست ہیں۔ ان میں گزشتہ کئی سالوں میں تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا مگر کامیابی نہیں ملتی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال پہلی مرتبہ ساؤتھ ریجن میں اس قبیلہ کے ۷۰۔ افراد کو قبول اسلام کی توفیق ملی ہے۔ چونکہ ملک کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ اس قبیلہ کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں اس لئے ان کے قبول احمدیت کی تقریب کو میڈیا نے Coverage دی۔ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں اور ریڈیو کی نیشنل خبروں میں کئی بار یہ خبر نشر ہوئی۔ بعد ازاں ایک خصوصی فیچر بھی اس پر نشر ہوا اور غیر احمدی لوگ مبارکباد دینے کے لئے احمدیوں کے پاس پہنچتے رہے۔

امیر صاحب گنی بساؤ بیان کرتے ہیں کہ:

عباس کمارا صاحب جو علاقہ کاسن (Casin) کے صدر جماعت ہیں اور کمشنر کے عہدہ پر فائز ہیں بہت مخلص اور دیانتدار اور نڈر انسان ہیں۔ گزشتہ ماہ سیاسی Compaign کے درمیان جب سابقہ صدر مملکت ان کے علاقہ میں گئے تو بھرے مجمع میں انہوں نے ہمارے صدر جماعت کو کہا کہ جب میں صدر منتخب ہو گیا تو تمہیں نکال باہر کروں گا کیونکہ تم اپنے علاقہ میں میرا ساتھ نہیں دیتے۔ انہوں نے سب کے سامنے صدر مملکت کو جواب دیا کہ آپ نے تو اپنا پروگرام بتا دیا ہے مگر خدا کا جو پروگرام ہے وہ وہی بہتر جانتا ہے۔ اس کا تمہیں قطعاً علم نہیں ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرنے والا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا اور یہ دھمکی دینے والا شخص صدر کے الیکشن میں بُری طرح ہار گیا۔

غانا (Ghana)

غانا میں امسال:

☆...... ۱۰۸ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۷۹ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆...... دورانِ سال ۷ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۸۶ ہو گئی ہے۔

☆...... امسال غانا میں تبلیغی مہمات کے دوران ۱۴ چیفس احمدی ہوئے ہیں اور ۴۸ آئمہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

☆...... احمد جبرئیل سعید جو نائب امیر ہیں اور اس جلسہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں وہ لکھتے ہیں:

"الحاج عبدالرحمٰن کویتی امداد سے تعمیر شدہ مسجد کے امام تھے۔ جب انہوں نے بھی بیعت کی تو لوگوں کی بڑی تعداد بھی ان کے ساتھ ہی احمدیت میں شامل ہو گئی۔ اس پر انہیں امامت سے فارغ کر دیا گیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ صداقت ہی مسجد کو عظمت اور احترام عطا کرتی ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں صداقت کو صرف مسجد کی امامت کے لئے ٹھکرا دوں۔ وہ کھلے میدان میں دھوپ میں نمازیں ادا کرنے لگے۔ انہوں نے نماز جمعہ بھی دھوپ میں بہت بڑی جماعت کے ساتھ ادا کی۔ انتظامیہ اور چیف نے انہیں روکنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا۔ پولیس کی خاصی تعداد کو بلایا گیا کہ وہ امام صاحب کو نماز پڑھانے سے روک سکیں۔ امام صاحب نے لوگوں سے کہا کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ ہم امن پسند لوگ ہیں اور نماز ادا کر رہے ہیں۔ ہم نے کسی کو دکھ نہیں دیا، کسی کو تکلیف نہیں دی۔ آپ غانا کی تاریخ سے یہ بات ثابت کریں کہ کبھی کوئی احمدی فساد کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو۔ ہم سب سے زیادہ امن پسند اور منظّم جماعت ہیں۔ ان کے اس بیان نے بہت اثر دکھایا۔ پولیس جو نماز سے روکنے کے لئے آئی تھی اب ان کی حفاظت کرنے لگی۔ اس علاقہ میں اب تک ۲۰ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری ہے"۔

☆...... احمدیت کے اکان علاقہ میں پھیلاؤ سے متعلق احمد جبرئیل سعید صاحب مبلغ غانا بیان کرتے ہیں:

"اکان علاقہ میں ایک بڑے چیف نے جب اپنے خاندان کے ساتھ احمدیت قبول کی تو اس پر غیر از جماعت مسلمانوں نے سخت ردّ عمل دکھایا۔ ایک وفد اس چیف کے پاس، اس کو احمدیت سے گمراہ کرنے اور توبہ کرنے کے لئے بھجوایا گیا۔ جب وفد نے اپنا پورا زور لگا لیا تو چیف نے کہا آپ نہ اپنا وقت ضائع کریں اور میرا وقت بھی ضائع نہ کریں۔ آپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ آپ بھی احمدیت قبول کر لیں۔ اس پر وفد ناکام واپس لوٹا۔ اب اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں ہزاروں میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔

☆...... غانا کے ایک نومبائع امام اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

"جب میں نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا تو گاؤں کے لوگوں نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور کہا کہ احمدیت چھوڑ دو۔ مَیں نے جواب دیا کہ اب تو میں خدا کے فضل سے مہدی کو پہچان چکا ہوں اور اس کے خلیفہ کی بیعت کر چکا ہوں۔ اب تمہارے کہنے پر خدا کے امام کی جماعت کو چھوڑ دوں یہ ناممکن ہے۔ اس پر ان لوگوں نے مجھے امامت سے ہٹا دیا اور مسجد سے نکال دیا اور مجھے میرے ساتھیوں سے علیحدہ کر دیا۔ چنانچہ میں نے ایک درخت کے نیچے اکیلے نماز ادا کرنی شروع کر دی اور یہ دعا کرنی شروع کی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْن۔ آہستہ آہستہ لوگ میرے ساتھ نماز میں شامل ہونے لگے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مخلصین کی ایک جماعت عطا کر دی اور اس علاقہ میں جماعت کو بڑی خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

مسجد کے حصول کے سلسلہ میں ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ

ڈمبئی (Dambai) جو ایک بڑا ٹاؤن ہے اس میں ۵ ہزار سے زائد افراد نے احمدیت قبول کی۔ یہاں مسلمانوں کی ایک جامع مسجد تھی جس کی چھت نہیں تھی۔ جب یہ لوگ احمدی ہوئے تو بعض افراد نے کہا کہ اگر اس مسجد کی چھت احمدیوں نے بنائی تو یہ مسجد احمدیوں کی ہو جائے گی۔ اس لئے ہم اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ احمدی اس مسجد کی چھت ڈالیں۔ ڈمبئی ٹاؤن کے چیف جو کہ عیسائی ہیں ان کے پاس یہ معاملہ پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ جو اس بات کی مخالفت کر رہے ہیں کہ احمدی مسجد کی چھت ڈالیں وہ اس ٹاؤن کے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

میں یقین رکھتا ہوں کہ ساری کامیابیاں جو آپ دیکھنے والے ہیں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہمیں نصیب ہونگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی متفرق ادعیہ مبارکہ کا تذکرہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کی مناسبت سے مہمانوں اور میزبانوں کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۸ / جولائی ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۸ / وفا ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّی قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔(البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

دعاؤں کا جو سلسلہ جاری تھا اس میں اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں ' وہ الہامات پر بھی مشتمل ہیں مگر بعض لمبے کلام جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار کے عربی یا فارسی میں ملتے ہیں ان کے ترجمہ پر ہی اکتفا کی ہے۔

انصار دیں عطا کئے جانے کی دعا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مہمات میں تنہائی کے زمانہ میں درد دل سے خدا تعالیٰ کے حضور انصار دین عطا کئے جانے کی دعا کی جس کا ذکر حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک مکتوب میں فرمایا ہے رَبِّ اٰتِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ اَنْصَاراً فِیْ دِیْنِكَ وَاَذْهِبْ عَنِّیْ حُزْنِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلِّه لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ اے میرے رب مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کے لئے معاون مددگار عطا کر اور میرے غم کو دور کر دے اور میرے کام درست فرما کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر ملفوظات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جس قسم کا نمونہ صدق و صفا کا عبد اللطیف نے دکھلایا ہے اس قسم کے ایمان کے لئے میرا کانشنس فتویٰ نہیں دیتا کہ ایسے لوگ میری جماعت میں بہت ہیں''۔ اور بلا شبہ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا مقام ایک بے مثل مقام تھا جو قیامت تک ایسے ہی رہے گا لیکن اس نقش قدم پر چلنے والوں، اسی خلوص سے خدا کی راہ میں جان دینے والوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا کی ہے: ''اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اسی قسم کا اخلاص اور صدق عطا کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو عزیز نہ سمجھیں''۔ ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۵۱۵) پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے بہت ہیں، کثرت سے پیدا ہوئے ہیں جن کے متعلق آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی، دنیا کی ساری جماعتیں گواہ ہیں کہ کس طرح، کس شان سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں قربان کی ہیں۔

پھر ایک مختصر دعا ہے: ''الٰہی میرے سلسلہ کی ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو''۔ ایک دعا ہے۔ یہ کشتی نوح میں ہماری تعلیم کے بعد ہے۔ ''اب میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۵)

اصلاح امت محمدیہ کے لئے ایک دعا۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا بَرَكَاتِ مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ۔ اے اللہ محمد ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔ اے اللہ محمد ﷺ کی امت پر رحم فرما۔ اے اللہ ہم پر محمد ﷺ کی برکات نازل فرما اور محمد ﷺ پر رحمتیں اور برکتیں اور سلام بھیج۔ یہ دعا رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ آپ کو الہاماً بھی سکھائی گئی یعنی اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح فرما۔

اب درِّ ثمین میں بکثرت اشعار میں آپ نے دعائیں مانگی ہیں۔ اس میں چند میں اشعار کی صورت میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے ۔۔۔ سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق ۔۔۔ اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

پھر عرض کرتے ہیں:

اے خدا کمزور ہیں ہم، اپنے ہاتھوں سے اٹھا ۔۔۔ ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اٹھا لے سارا بار

ساری دنیا میں قیام توحید کے لئے دعا۔ ''اے قادر خدا، اے اپنے بندوں کے راہنما جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم مشرق و مغرب میں توحید کی ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ مبارک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ تَوَكَّلْنَا عَلَیْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ''۔ ہم نے تجھ پر توکل کیا اور سوائے تیرے کسی کو کوئی قوت و طاقت نہیں اور تو بہت بلند شان اور عظمت والا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۳،۲۱۴ حاشیہ در حاشیہ)

پھر ایک دعا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ انْطِقْنَا بِالْحَقِّ وَاكْشِفْ عَلَیْنَا الْحَقَّ وَاهْدِنَا اِلٰی حَقٍّ مُّبِیْنٍ۔ اور مجھے کوئی توفیق حاصل نہیں سوائے اللہ کے فضل کے۔ اے میرے رب میری زبان پر حق جاری فرما اور ہم پر حق کھول دے اور ہمیں کھلی کھلی صداقت کی طرف راہنمائی فرما۔

(خاتمہ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۴)

حضور انور نے فرمایا: جب میں یہ دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑھتا ہوں تو اپنے دل ہی دل میں آمین کہتے جائیں، بلند آواز سے نہیں۔

پھر ایک دعا ہے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے۔ ''اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل اور مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جائیں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں۔ اور اس جاودانی ذات و حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز

اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔ بالخصوص قوم انگریزی جنہوں نے ابھی تک اس آفتابِ صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جس کی شائستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاونت سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دین و دنیا کے لئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا کہ ان کے گورے اور سفید منہ جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی نورانی اور منور ہوں۔ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالیٰ خَیْرَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اهْدِهِمْ وَاَیِّدْهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ حَظًّا كَثِیْرًا فِی دِیْنِكَ وَاجْذِبْهُمْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ لِیُؤْمِنُوْا بِكِتَابِكَ وَرَسُوْلِكَ یَدْخُلُوْا فِی دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا . آمِین ثُمَّ آمین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲.۵)۔ یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں ان کی خیر و بھلائی کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ ان کو ہدایت دے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید فرما اور اپنے دین کا بہت زیادہ حصہ ان کو عطا کر اور اپنی قوت و طاقت سے ان کو اپنی طرف کھینچ لے تا کہ وہ تیری کتاب اور تیرے رسول ﷺ پر ایمان لائیں اور اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوں۔

پھر دشمنوں کی ہدایت کے لئے ایک منظوم دعا ہے۔

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا　　مجھ کو دکھلادے بہاردیں کہ میں ہوں اشکبار
خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز　　کام تیرا کام ہے ہم ہو گئے اب بے قرار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف　　نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار
گو وہ کافر کہہ کے ہم سے دور تر ہیں جا پڑے　　ان کے غم میں ہم تو پھر بھی ہیں حزین و دلفگار
ہم نے یہ مانا کہ ان کے دل ہیں پتھر ہو گئے　　پھر بھی پتھر سے نکل سکتی ہے دینداری کی نار
کیسے ہی وہ سخت دل ہوں ہم نہیں ہیں ناامید　　آیت لَا تَیْئَسُوْا رکھتی ہے دل کو استوار
پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رَبِّ ذُوالْمِنَنْ　　یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

تکذیب کے بعد دعائے مدد اور نصرت: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مخالفین اور اقارب کی بدزبانی سے تنگ آکر میں نے اپنے دروازے بند کئے اور اپنے ربّ وھاب سے دعا کی اور اپنے آپ کو اس کے سامنے ڈال دیا اور اس کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر گیا اور یہ عرض کی "یَآ رَبِّ انْصُرْ عَبْدَكَ وَاخْذُلْ اَعْدَاءِ كَ . اِسْتَجِبْنِیْ یَآ رَبِّ اِسْتَجِبْنِیْ اِلٰی مَا یُسْتَهْزَءُ بِكَ وَیَسُبُّوْنَ نَبِیَّكَ اَسْتَغِیْثُ بِرَحْمَتِكَ یَآحَیُّ یَآ قَیُّوْمُ یَآ مُعِیْنُ"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۹)۔ اے میرے رب اپنے بندہ کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کر۔ اے میرے رب میری دعا سن اور اسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جاتا رہے گا اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے ازلی ابدی خدا میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

فارسی اشعار میں ایک دعا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے زمین و آسمان کے مالک، اے میرے خدا تو ہی اپنے گروہ کی ہر بلا سے پناہ گاہ ہے۔ اے رحیم، اے دستگیر، اے راہنما، تیرے قبضۂ قدرت میں فضل اور قضاء ہے۔ زمین میں سخت شور برپا ہے۔ اے جان آفریں اپنی مخلوق پر رحم فرما، اپنی جناب سے ایک فیصلہ کن امر نازل فرما جس سے ہر قسم کے فتنے اور جھگڑے دور ہو جائیں۔

پھر مخالفین کے حق میں آپ کی دعاؤں میں سے ایک مختصر دعا یہ بھی ہے۔ "اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۷۹)

"میں اس تیماردار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہ گیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا ہمارے ہادی اور راہنما ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ششم حصہ اول صفحہ ۹۸)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جامع دعا کا ترجمہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ لمبی دعا عربی میں ہے۔ فرماتے ہیں "اے اللہ! ہمیں ان کے فتنہ سے محفوظ رکھ، ان کی تہمتوں سے بری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور بزرگی اور خیر و بھلائی کے ساتھ خاص کر لے۔ اور ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کو نہ سونپ دینا۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک عمل کریں جن سے تو راضی ہو جائے۔ ہم تجھ سے تیری رحمت، تیرے فضل اور تیری رضا کے طلب گار ہیں اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے ربّ! تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا سرور اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہو جا۔ اور مجھے محبت کا شغف بخش اور ایسی محبت مجھے عطا کر کہ میرے بعد کوئی اور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے رب! میری دعا کو قبول کر اور میری خواہش مجھے عطا کر اور مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میری خود راہنمائی کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش اور مجھے پاک کر اور مجھے روشن کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا۔ اے میرے رب میرے پاس ہر دروازہ سے آ اور ہر پردہ سے مجھے خلاصی دے اور ہر محبت کی شراب مجھے پلا دے اور نفسانی جوشوں اور جذبات کے وقت خود میری مدد فرما اور جدائی کی ہلاکتوں اور اندھیروں سے میری حفاظت فرما اور آنکھ جھپکنے کے برابر کے لحہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور مجھے نفسانی برائیوں سے بچانا اور میری رفعت سبھی تیری طرف ہو اور میرا نیچے اترنا بھی تیری طرف ہو اور تو میرے وجود کے ذرات میں سے ہر ذرہ میں داخل ہو جا۔ اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے سمندروں میں تیرتے اور تیرے انوار کے باغات میں پھرتے ہیں اور جو تیری تقدیر کے جاری ہونے پر راضی رہتے ہیں۔ اور میرے دشمنوں کے مابین دوری کر دے۔ اے میرے رب اپنے فضل اور اپنے چہرہ کے نور کے ساتھ تو مجھے اپنا حسن دکھا اور اپنا مصفّی پانی مجھے پلا اور ہر قسم کے پردوں اور غبار سے مجھے باہر نکال دے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی اور پردوں میں اندھے ہو گئے ہیں اور برکات اور ہر قسم کے نور اور روشنی سے دور ہو گئے، اپنی ناقص عقل اور الٹی کوشش کے سبب سے نعمتوں کے گھر سے ہلاکتوں کے گھر کی طرف لوٹ گئے۔ اور مجھے اپنی ذات کی خالص اطاعت عطا کر اور اپنے حضور میں دائمی سجدوں کی توفیق بخش اور ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں اتریں اور مجھے وہ شے عطا کر جو تو اپنے مقبول بندوں میں کسی خاص وڈ کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا اور مجھ پر ایسی رحمت نازل کر کہ جو تو اپنے محبوب بندوں میں سے کسی منفرد وجود کے سوا کسی پر نہیں اتارتا۔ اے میرے رب! میری ہمتوں اور میری کوششوں اور میری دعا اور میرے کلام کی وجہ سے دین اسلام کو زندہ کر دے اور اس کی آب و تاب، حسن اور خوبروئی واپس لوٹا دے اور ہر دشمن اور اس کے تکبر کو توڑ کر رکھ دے۔ اے میرے رب! تو مجھے دکھا کہ تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی صفات ساتھ رکھتے ہوں اور ایسے نفوس عطا کر جو حکمت یمانی کے حامل ہوں اور ایسی آنکھیں دکھا جو تیرے خوف سے روتی ہوں اور ایسے دل دکھا جو تیرا ذکر کرنے پر کانپ جاتے ہوں اور ایسی صاف فطرت دکھا جو راہِ راست اور حق کی طرف رجوع کرنے والی ہو"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵)

اس دفعہ انڈونیشیا کے دورہ پر میں نے اپنی ان عاجز آنکھوں سے وہ آنکھیں دیکھیں جو بے اختیار خدا کے خوف سے روتی تھیں اور بے حد آنسو بہاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان آنکھوں پر رحم فرمائے اور ان ساری دعاؤں کو قبول کرے جو وہ دین حق کی خاطر اپنی دعاؤں میں مانگتے ہیں۔

یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس کی یہ دعائیں ۱۹۰۰ء کی دعاؤں سے لی گئی ہیں۔ میرا دستور یہ ہے کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سو سالہ پہلی دعاؤں کو سو سال گزرنے کے بعد پھر احباب کے سامنے پڑھتا ہوں تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ کس طرح انہی سالوں میں اسی قسم کے فضل نازل ہوتے ہیں جس قسم کے فضلوں کا مطالبہ عاجزی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رب سے کیا۔

اس کے بعد اس اقتباس کا ایک حصہ ہے جو میں انشاء اللہ کل کی تقریر میں آپ کے سامنے پیش کروں گا اور آپ دیکھیں گے کہ کس طرح، کس شان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۲ء تک مسلسلہ یہ دعائیں مقبول ہوتی چلی جائیں گی اور ہماری آنکھوں اور دلوں کو ٹھنڈا کریں گی۔ ہم حیرت انگیز معجزے خدا کی قدرت کے دیکھیں گے۔ جب ہم دیکھیں تو ہمارے دل درود سے بھر جانے چاہئیں۔ ہمیں اپنے نفس کے متعلق دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ساری کامیابیاں جو آپ دیکھنے والے ہیں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہمیں نصیب ہونگی۔

کچھ دعائیں اب سردست میں چھوڑ رہا ہوں۔ وہ بعد میں کسی وقت شامل کر لی جائیں گی کیونکہ میں وقت دیکھ رہا ہوں کہ کچھ زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اب جو آخری دعا میں نے ذکر کیا تھا آسمانی گواہی طلب کرنے والی، یہ ۱۹۰۰ء میں کی گئی تھی اور ساتھ یہ بھی ذکر تھا کہ مجھے کوئی جلدی نہیں تو

جانتا ہے کہ کس وقت یہ دعائیں قبول ہونی چاہئیں ۔ پس اب ایک سو سال کے بعد ان دعاؤں کی قبولیت کا وقت آگیا ہے۔ میں یہ لمبا اقتباس اب آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں۔

"اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حی وقیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تُو نے ہی اِس چودھویں صدی کے سر پر مجھے معبوث کیا اور فرمایا کہ "اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کیلئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔ اور تُو نے ہی مجھے کہا کہ تُو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں"۔ اور تُو نے ہی مجھے فرمایا کہ "تُو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا"۔ اور تُو نے ہی مجھے مخاطب کرکے کہا کہ "تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید"۔ اور تُو نے ہی مجھے فرمایا کہ "میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا۔ ان کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور سب سے پہلا مومن ہوں"۔ اور تُو نے ہی مجھے کہا کہ "میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کرکے دکھلاؤں اور کوئی مذہب اُن تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں برکات میں، معارف میں، تعلیم کی عمدگی میں، خدا کی تائیدوں میں، خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام سے ہمسری نہ کرسکے"۔ اور تُو نے ہی مجھے فرمایا کہ "تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا"۔

مگر اے میرے قادر خدا تُو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا۔ اور مجھے مفتری سمجھا۔ اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا۔ اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ "حرام خور۔ لوگوں کا مال کھانے والا۔ وعدوں کا تخلف کرنے والا۔ حقوق کو تلف کرنے والا۔ لوگوں کو گالیاں دینے والا۔ عہدوں کو توڑنے والا۔ اپنے نفس کے لئے مال جمع کرنے والا اور شریر اور خُونی ہے۔"

یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے اور اپنے تئیں اچھے اور اہلِ عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں۔ اور اُن کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے کہ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اور انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہیں کیا۔ وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک اُن میں سے جو بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کر رہا ہے۔ سوائے میرے مولا، قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں۔ اور جس سے اُن کا ایمان قوی ہو اور وہ تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں۔ اور تیرے اِس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی اُن کے اندر پیدا ہو۔ اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاویں اور ہر ایک طالبِ حق کو نیکی کی طرف کھینچیں اور اِس طرح پر تمام قومیں جو زمین پر ہیں تیری قدرت اور تیرے جلال کو دیکھیں اور سمجھیں کہ تُو اپنے اس بندے کے ساتھ ہے۔ اور دنیا میں تیرا اجلال چمکے۔ اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھلائی دے کہ جو ایک لمحہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تئیں پہنچاتی اور شمال و جنوب میں اپنی چمکیں دکھلاتی ہے۔ لیکن اگر اے پیارے مولیٰ! میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اس صفحۂ دنیا سے مٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔

میں اس درخواست کے لئے جلدی نہیں کرتا تا میں خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں لیکن میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اُس عالی جناب کا منظور نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہ ہو جیسا کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کو انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اگرچہ اے میرے خداوند! یہ سچ ہے کہ تیرے نشان انسانی ہاتھوں سے بھی ظہور میں آتے ہیں لیکن اس وقت میں اسی بات کو اپنی سچائی کا معیار قرار دیتا ہوں کہ وہ نشان انسانوں کے تصرفات سے بالکل بعید ہو تا کوئی دشمن اس کو انسانی منصوبہ قرار نہ دے سکے۔ سوائے میرے خدا! تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اگر تُو چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تُو میرا ہے جیسا کہ میں تیرا ہوں۔ تیری جناب میں الحاح سے دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ سچ ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں اور اگر یہ سچ ہے کہ تُو نے ہی مجھے بھیجا ہے تو تُو میری تائید میں اپنا کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو پبلک کی نظر میں انسانوں کے ہاتھوں اور انسانی منصوبوں سے برتر یقین کیا جائے تا لوگ سمجھیں کہ میں تیری طرف سے ہوں۔

اے میرے قادر خدا! اے میرے توانا اور سب قوتوں کے مالک خداوند!! تیرے ہاتھ کے برابر کوئی ہاتھ نہیں اور کسی جن اور بھوت کو تیری سلطنت میں شرکت نہیں۔ دنیا میں ہر ایک فریب ہوتا ہے اور انسانوں کو شیاطین بھی اپنے جھوٹے الہامات سے دھوکہ دیتے ہیں مگر کسی شیطان کو یہ قوت نہیں دی گئی کہ وہ تیرے نشانوں اور تیرے ہیبت ناک ہاتھ کے آگے ٹھہر سکے۔ یا تیری قدرت کی مانند کوئی قدرت دکھلا سکے۔ کیونکہ تُو وہ ہے جس کی شان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور جو اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْم ہے۔ جو لوگ شیطان سے الہام پاتے ہیں، ان کے الہاموں کے ساتھ کوئی قادرانہ غیب گوئی کی روشنی نہیں ہوتی جس میں الوہیت کی قدرت اور عظمت اور ہیبت بھری ہوئی ہو۔ وہ تُو ہی ہے جس کی قوت سے تمام تیرے نبی تحدی کے طور پر اپنے معجزانہ نشان دکھلاتے رہے ہیں اور بڑی بڑی پیشگوئیاں کرتے رہے ہیں جن میں اپنا غلبہ اور مخالفوں کی درماندگی پہلے سے ظاہر کی جاتی تھی۔ تیری پیشگوئیوں میں تیرے جلال کی چمک ہوتی ہے اور تیری الوہیت کی قدرت اور عظمت اور حکومت کی خوشبو آتی ہے اور تیرے مُرسلوں کے آگے فرشتہ چلتا ہے تا اُن کی راہ میں کوئی شیطان مقابلہ کے لئے ٹھہر نہ سکے۔ مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تُو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح رڈ کردے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ دیکھ! میری روح نہایت توکّل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو مَیں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں۔ اور جس کو تُو نے بھیجا ہے اس کی تکذیب کرکے ہدایت سے دور نہ پڑ جائیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے اور میری تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج اور چاند کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں پیشگوئی کی تاریخوں کے موافق گرہن میں آویں۔ اور تُو نے وہ تمام نشان جو ایک سو سے زیادہ ہیں میری تائید میں دکھلائے جو میرے رسالہ تریاق القلوب میں درج ہیں۔

تو نے مجھے وہ چوتھا لڑکا عطا فرمایا جس کی نسبت میں نے پیش گوئی کی تھی کہ عبدالحق غزنوی حال امرتسری نہیں مرے گا جب تک وہ لڑکا پیدا نہ ہولے۔ سو وہ لڑکا اس کی زندگی میں ہی پیدا ہو گیا۔ میں اُن نشانوں کو شمار نہیں کرسکتا جو مجھے معلوم ہیں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تُو ہی میرا خدا ہے۔ اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے۔ لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۷ تا ۵۱۱)

(خطبہ کے دوران بڑے زور سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی ۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا :)

یہ جو بڑے زور سے بارش برس رہی ہے یہ بھی اللہ کے فضلوں کا نشان ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کے باوجود آپ تک میری آواز پہنچ رہی ہو گی۔ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ وہ الٰہی نشانات کے طور پر بارش کو بھی ہمارے حق میں استعمال فرماتا ہے اور جب اپنا جلال ظاہر کرتا ہے تو بڑے زور اور بڑی طاقت کے ساتھ آسمان رحمتیں برساتا ہے اور خدا کے جلال کو دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔

پس اس خطاب کے بعد میں اب آپ کے سامنے جلسہ سالانہ کے بارہ میں چند ضروری امور میزبانوں کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس سے پہلے ایک خطبہ میں مَیں نے کچھ امور پیش کئے تھے مگر بعض کی تکرار کی ضرورت ہے۔ اب جلسہ شروع ہو چکا ہے۔ میں نے میزبانوں کے لئے بھی ہدایتیں چنی ہیں مہمانوں کے لئے بھی اور دونوں کے لئے یعنی میزبانوں اور مہمانوں کے لئے بھی۔

پہلی ہدایت تو یہ ہے کہ مہمانوں سے عزت اور احترام کا سلوک کریں۔ انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ذوق شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا آخری دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد صرف میل ملاقات ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی برکات کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے تینوں دن حاضر رہیں اور ہر لحاظ سے مستفید ہوں۔ جو گھر کے عزیز رشتہ دار ہوتے ہیں ان کو اگر شوق سے زیادہ بھی ٹھہرالیا جائے تو وہ ہرگز مہمان نوازی نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔ بلند آواز سے تُو تُو، مَیں مَیں کرنا، یا ٹولیوں میں پھر کر قہقہے بلند کرنا اچھی عادت نہیں۔ بعض اوقات مہمان یہ سمجھتا ہے کہ شاید مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔ پچھلے سالوں میں ایک جلسہ کے موقع پر

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020-8553-3611

بالکل ایسا ہی ہوا اور اس مہمان نے مجھ سے شکایت کی کہ مجھ پر میرے رنگ پر، میری نسل پر ہنسا جارہا تھا حالانکہ ہنسنے والوں کا دور کا بھی خیال نہیں تھا۔ بہر حال ہنسیں تو احتیاط سے ہنسیں۔ یعنی بہت اونچی آواز سے قہقہے نہ لگائیں تاکہ سننے والے یہ نہ سمجھیں کہ آپ ان پر ہنس رہے ہیں۔

اگر کسی مہمان کو اپنی کار وغیرہ میں بٹھائیں تو ہر گز کرایہ کے طور پر نہ ایسا کریں ان سے کسی قسم کے کرایہ کا مطالبہ جائز نہیں۔ مہمانوں کی خدمت اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص و قربانی کے جذبہ سے ان کی خدمت کریں۔

مہمانوں اور میزبانوں دونوں کے لئے: ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ لنگر خانہ میں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور پہرہ دار بھی ضرور نماز ادا کریں۔ ان کے افسران کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اس کا خیال رکھیں۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی کارروائی وقار اور خاموشی سے سنیں۔ مرکزی انتظام کے تحت نعروں کا انتظام کر دیا جائے گا۔ پچھلے دنوں میں بار بار نعرے لگا کر تقریر میں دخل اندازی سے منع کیا تھا لیکن جو نعرہ لگانے والے ہیں انہوں نے بار بار مجھ سے مطالبے کئے کہ بغیر نعروں کے تو مجلس پھیکی سی لگتی ہے۔ تو ان کی خاطر انشاء اللہ مرکزی انتظام کے تحت نعروں کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اور جو خود جوش سے اٹھ کے نعرے لگاتے ہیں ان کے متعلق ٹیلی ویژن والوں کو ہدایت ہے کہ ان کی شکلیں نہ دکھائیں تاکہ ایک نفسانی خیال کے تحت نعرے نہ لگائے جائیں کہ ہم کیسے نعرے لگا رہے ہیں۔ ہر گز ان کی شکلیں ٹیلی ویژن پر نہیں آنی چاہئیں۔ مگر سب کا اجتماعی نعرہ جس شان سے بلند ہوا اچھا ہے۔

وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جلسہ کی تقریروں کے دوران باہر کھڑے ہو کر آپس میں باتیں نہ کریں۔ صفائی کا خیال رکھیں، مسجد، رہائش گاہ، جلسہ گاہ اور سارا ماحول صاف ستھرا رکھنے میں تعاون فرمائیں۔ اپنے ساتھ بیگ میں یا جیب میں ایک خالی پلاسٹک کا تھیلا رکھ لیا کریں اور استعمال شدہ چیزیں اسی میں ڈالا کریں، بعد میں اسے بڑے بن میں پھینک دیا کریں۔ کھانا کھانے والی مارکیوں میں بھی کھانا کھانے کے بعد ڈسپوزایبل (Disposable) برتن خود اٹھا کر ڈسٹ بن (Dustbin) میں ڈالیں یا اگر منتظمین چاہیں تو پھر وہ خود ہی یہ کام کریں گے۔ خیال رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت تھی کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی ڈالتے تھے جو ختم کیا جا سکتا ہو۔ اس لئے اپنی تھالی میں اتنا ہی ڈالیں جو آپ کھا سکتے ہیں۔ دوبارہ ضرورت پڑے جتنی دفعہ چاہیں ڈالیں اس میں کسی تردد کی ضرورت نہیں، بے تکلفی سے کریں۔ تکلف ایک مصنوعی چیز ہے، تکلف سے باز رہیں۔ ہر قسم کے جماعتی اموال اور اشیاء کی حفاظت اور ان کے استعمال میں خاص احتیاط برتی جائے۔

غض بصر اور پردہ کا خیال رکھیں۔ بعض خواتین جو کسی وجہ سے چہرہ نہیں ڈھانپ سکتیں ان کا لباس اور انداز ہی ان کے لئے پردہ کا کام کرتا ہے۔ بعض عورتیں جو چہرہ نہ ڈھانک سکیں ان کے لئے جائز نہیں کہ سرخی پاؤڈر لگا کر اور بناؤ سنگھار کر کے سر عام پھریں۔ بعض دفعہ غیر احمدی خواتین اپنے طور پر سنگھار کر کے آتی ہیں اور آنے والے مہمانوں کو نہیں پتہ چل سکتا کہ احمدی خواتین ہیں یا غیر احمدی خواتین ہیں لیکن ان کو بھی ڈانٹ ڈپٹ کر منع کرنا، سختی سے منع کرنا جائز نہیں۔ جو کوئی سمجھتا ہے سمجھتا ہے مگر ان کو سمجھانا ہے تو لجنہ کی کارکنات ایک طرف لے جا کر پیار سے سمجھائیں۔

اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ یہ تاثر نہ ہو کہ آپ مجبوراً آمادہ کئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی شخص اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے سمجھائیں۔ حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ یاد رکھیں حفاظت صرف اللہ کی ہے مگر اللہ کے حکم کے تابع حفاظت کے لئے اپنے ذہن کو بیدار رکھنا چاہئے۔ لیکن اس یقین کے ساتھ کہ حفاظت بہر حال خدا ہی کی ہے۔ اپنے دائیں بائیں جو بھی آپ کے دائیں بائیں دوست بیٹھے ہوتے ہیں ان پہ نظر رکھا کریں۔ ان کو چاہئے کہ آپ پر نظر رکھیں کیونکہ بہت سے لوگوں کو لوگ پہچانتے نہیں ہیں اور چہرہ سے بعض دفعہ لگتا ہے کہ بڑا ہی کوئی خونی قسم کا آدمی ہے۔ تو ایسے چہرے تو کم ہی ہونگے احمدیوں میں انشاء اللہ، لیکن اگر خدانخواستہ ہوں تو آپ بیدار مغز ہیں اور ان پر نظر رکھیں۔

کسی کے متعلق اگر اطلاع ملے کہ وہ اجنبی ہے اور اس کی حرکات ٹھیک نہیں ہیں تو چاہئے کہ محکمہ کو مطلع کریں اور جب تک محکمہ کی طرف سے اس کا انتظام نہ ہو آپ بھی اس کے ساتھ ساتھ رہیں۔

بچوں کے رونے سے جو شور پڑتا ہے اس کے لئے ہدایت ہے کہ والدین جو بچوں والے ہوں وہ پیچھے بیٹھا کریں اور اگر بچے شور ڈالیں تو ان کو لے کر باہر نکل جائیں۔

اب لندن میں بھی گاڑیاں پارک کرنے کا ایک مسئلہ بن گیا ہے۔ اس کثرت سے لوگ وہاں آئے ہیں اور گاڑیاں پارک کرتے ہیں کہ بعض دفعہ اردگرد کے ہمسایوں کو بڑی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے احتیاط کریں خواہ دور جا کے گاڑی کھڑی کرنا پڑے، دور سے پیدل آجائیں مگر نزدیک کے ہمسایوں کو بالکل تکلیف نہ دیں۔ ٹریفک کے قواعد کو جیسا کہ ہمیشہ سمجھا جاتا ہے ملحوظ رکھیں، رستوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ تکلیف دہ چیزوں کو ہٹائیں یہ بھی ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔

بازار جلسہ کے دوران بند رہیں گے مگر بعض دفعہ فوری ضرورت کے لئے بعض دکانیں کھلی رکھنی پڑتی ہیں۔ وہ اب بھی انتظام کے تابع کھلی رہیں گی لیکن عموماً بازار بند رہنے چاہئیں۔ زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گزاریں۔ جو مہمان مختلف جگہوں سے آئے ہوئے ہیں آپس میں ملتے ہیں وہ اپنے اپنے علاقوں میں ظاہر ہونے والے نشانات اور واقعات کے تذکرے کریں۔ بہت کثرت سے اللہ تعالیٰ کے نشانات ہر علاقہ میں اترتے رہتے ہیں۔ جو احمدی گواہ ہیں وہ تائید باری تعالیٰ کے نشانات بھی ہیں اور دشمن پر اللہ تعالیٰ کے غضب کے نشانات بھی ہیں۔ تو وہ کیوں نہ باتیں کریں اس سے بیان کرنے والوں کا ایمان بھی بڑھے گا اور سننے والوں کا بھی بڑھے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے"۔

اپنی قیمتی اشیاء پر نظر رکھیں۔ بعض دفعہ ایسے بڑے اجتماعات کے موقع پر کئی قسم کے شریر لوگ بھی آجاتے ہیں، بھیس بدل کر وہ جیب کترے بھی آجاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں اور گری پڑی چیز کے متعلق ویسے تو وہیں رہنے دینا چاہئے مگر اس لئے کہ کوئی دوسرا آدمی غلط نیت سے اس کو اٹھا نہ لے بے شک اس کو اٹھا کر گمشدہ اشیاء کے شعبہ تک پہنچا دیا کریں۔ وہ اعلان کر کے بتادیں گے جس شخص کی بھی وہ چیز ہو گی اس کو واپس کر دیں گے۔ اسی طرح گمشدہ بچوں پر نظر رکھیں، ان کو گمشدہ اشیاء کی طرح گمشدہ چیزوں کے خیمہ میں پہنچائیں اور ان کے متعلق وہ اعلان کر دیں گے۔

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت پر میں اس خطبۂ جمعہ کو ختم کرتا ہوں "مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی"۔ اور آپ انشاء اللہ دیکھیں گے کہ کس قدر قومیں آملتی ہیں۔ اپنی نظروں کو آپ ان کو دیکھ دیکھ کر ٹھنڈا کریں گے۔ "کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۱)

خطبہ کے اختتام تک بارش دھیمی ہو کر قریباً ختم ہوگئی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کیسا فضل فرمایا۔ بارش بھی فرمادی اور آخر پر اس کو خود ہی دھیما بھی کر دیا۔ ہمیشہ خدا یہ فضل ہم پر نازل کرتا رہتا ہے۔ ہمیشہ بارش کو ہمارے لئے ایک نشان بناتا رہتا ہے۔

مجلس موصیان اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم سیکھنے، قرآن کریم کے نور سے منور ہونے، قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے .... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دئے جائیں۔

اسی لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے بگاہے مرکزی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰/اپریل ۱۹۶۹ء)

بطلِ اسلام حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی

پاکستان کے ایک ممتاز سیاستدان کی نظر میں

(دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت)

مسلم لیگ کے قدیم رہنما اور پاکستان کے ممتاز سیاست دان جناب سید احمد سعید کرمانی صاحب کی تاریخی یادداشتیں ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" لاہور نے اکتوبر ۱۹۹۹ء کے شمارہ کے آغاز میں سپرد قرطاس کی ہیں ۔جناب کرمانی صاحب حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی عبقری شخصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"قائداعظم کا حسن انتخاب

بانیٔ پاکستان کے ساتھ مخلص اور معتمد سیاسی رہنماؤں اور دانشوروں ، وکلاء ، صحافیوں اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد کی شاندار ٹیم جمع ہو گئی تھی۔ قائداعظم کو ان لوگوں کی صلاحیت کا اندازہ ہو تا تھا۔وہ جانتے تھے کہ کس آدمی سے کیا کام لینا ہے۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خان بھی قائد کا ایک اچھا انتخاب تھے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ان دنوں میں چھٹی یا ساتویں جماعت کا طالب علم تھا ۔بذریعہ ٹرین امرتسر سے لاہور جارہا تھا۔ چوہدری ظفراللہ خان دہلی سے لاہور آرہے تھے ۔چوہدری ظفراللہ خان مرکزی حکومت میں وزیر ریلوے رہ چکے تھے ۔ان دنوں مرکزی وزراء کا عہدہ ممبر وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کہلاتا تھا ۔جب چوہدری صاحب کی ٹرین امرتسر رکی اور بہت سے ضلعی افسران ،مقامی معززین خان بہادر رائے بہادر خان چوہدری صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھے ۔پولیس نے گھیرا ڈال رکھا تھا اور کسی عام آدمی کو ادھر نہ جانے دیتی تھی۔ چوہدری صاحب کا نام سنتے ہی بہت سے لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے۔ میں بھی اسی مجمع میں مشتاق دید بنا کھڑا تھا۔

کیا دیکھتا ہوں کہ چوہدری صاحب نے پولیس کا حلقہ توڑا اور ریلوے کے ایک معمولی ملازم کی طرف بڑھے جو ذرا دور فاصلے پر کھڑا تھا۔ وہ شخص ٹکٹ ایگزامینر یا ٹکٹ کولیکٹر کے درجہ کا کوئی ملازم تھا۔ سیالکوٹ میں چوہدری ظفراللہ خان کا کلاس فیلو رہا تھا۔ چوہدری صاحب اس کی طرف گئے ، اسے بہت محبت اور گرمجوشی سے ملے اور کہا "یار تم میرے دوست ہو مجھے ملنے کیوں نہیں آئے؟"۔ اس شخص نے جواب دیا "آپ کے اردگرد ہمارے بہت بڑے بڑے افسر جمع تھے میں آگے آنے کی جرأت نہ کر سکا"۔ چوہدری صاحب کا رد عمل اس قدر محبت آمیز تھا کہ وہ اپنی اس قدر افزائی پر حیران اور میں اخلاق کے اس عظیم مظاہرے سے بیحد متاثر تھا۔ یہ چوہدری صاحب کی عظمت کا پہلا تاثر تھا جو میرے ذہن پر نقش ہو گیا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

باؤنڈری کمیشن

چوہدری ظفراللہ خان کو قائداعظم نے باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے مقرر کیا۔ میں ان دنوں وکالت کرتا تھا اور خلیفہ شجاع الدین بیرسٹر کے ساتھ ان کا جونیئر تھا۔ میں خلیفہ صاحب کے ساتھ سید مراتب علی شاہ کی کوٹھی واقع ڈیوس روڈ گیا۔ اس وقت میرا چوہدری صاحب سے باقاعدہ تعارف کرایا گیا ۔ چوہدری ظفراللہ خان نے خلیفہ شجاع الدین سے مختصر سی پنجابی زبان میں گفتگو کی ۔ چوہدری صاحب کی شہرت سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے پیش نظر میں نے اپنے ذہن میں نہ جانے کیسا خیالی پیکر تراشا ہوا تھا مگر چوہدری صاحب کو بے تکلفی سے پنجابی بولتے دیکھ کر میرا یہ خیالی تصور پاش پاش ہو گیا اور گھر آکر میں نے اپنی ماں سے جن کو ہم آپو جی کہتے تھے کہا: "آپو جی! قائداعظم نے نہ جانے کس آدمی کو اتنے اہم کیس میں مقرر کر دیا ہے۔ مجھے تو وہ جٹ بوٹ معلوم ہوتا ہے۔ اتنا اہم مقدمہ ہے، یہ شخص کیا بحث کرے گا۔ یہ بتاتے ہوئے مجھے آج شرم محسوس ہوتی ہے۔ جب میں نے والدہ محترمہ کو یہ بات بتائی تو وہ بہت پریشان ہوئیں۔ وہ بڑی زاہدہ و متقی خاتون تھیں۔ اللہ پر بے پناہ توکل رکھتی تھیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کا کیس کامیاب کروانے کے لئے پھر اللہ کے حضور حاضر ہو گئیں ۔ مصلّی بچھالیا اور ساری رات اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہیں۔ اگلے روز میں سید مراتب علی کی کوٹھی پہنچا۔ دوسرے وکلاء بھی آگئے۔ سید مراتب علی نے ایک ویگن دے دی تھی جس میں وکلاء کی ٹیم سوار ہو گئی۔ ان میں شیخ نثار احمد (جن کے صاحبزادے مسٹر جسٹس اعجاز نثار ہیں)، سید محمد شاہ ایڈووکیٹ (جن کے صاحبزادے معروف دانشور اور وکیل سید افضل حیدر ہیں)، چوہدری اکبر علی (سابق مرکزی وزیر اور سعودی عرب میں پاکستان کے سابق سفیر)، صاحبزادہ نوازش علی (جن کے سگے بھتیجے صاحبزادہ فاروق علی خان سابق سپیکر قومی اسمبلی ہیں)، ملک عبدالعزیز ایڈووکیٹ اور میں شامل تھے۔

چوہدری ظفراللہ خان نے جب کمیٹی کے روبرو بحث کا آغاز کیا اور چوہدری صاحب کو بولتے سنا تو پتہ چلا سارے حاضرین دنگ ہو کر رہ گئے ۔ لگتا تھا وقت رک گیا۔ تاریخ یہ لحات اپنے ریکارڈ میں سمونا چاہتی تھی اس لئے وقت رک گیا تھا۔

وقفہ ہوا، میں بھاگ کر چوہدری صاحب کے پاس گیا ۔ والہانہ طور پر ان کے ہاتھ چومنے لگا اور دیر تک چومتا رہا۔ چند لمحوں میں میری سوچ اور فکر میں انقلابی تبدیلی آئی ۔ ایک "جٹ بوٹ "میری نگاہ میں عظمت اور ذہانت کا مینار بن گیا تھا۔ ایک روز پہلے اپنی ماں کے روبرو میں نے چوہدری صاحب کے بارہ میں جو ریمارکس دئے تھے ان پر بے حد ندامت ہو رہی تھی۔ شام چار بجے کے قریب گھر پہنچا۔ ماں بے تابی سے انتظار کر رہی تھی۔

"سناؤ بیٹے! کیسی رہی آج کی کارروائی؟"۔

"آپو جی! آج تو کمال ہو گیا۔ وہ شخص تو جادوگر ہے۔ لاجواب بحث کی چوہدری صاحب نے!"۔ "بیٹا! تم نے مجھے رات ڈرا ہی دیا تھا!"۔ نہیں آپو جی! مجھے غلط فہمی ہوئی وہ تو کوئی فوق البشر شخصیت ہے ۔حیران ہوں الفاظ کہاں سے لاتا ہے اور اس قدر سحر انگیز انداز میں کس طرح پیش کر لیتا ہے۔ کوئی زبان تھی اس شخص کی! کوئی روانی اور کوئی شوکت تھی، کوئی ادائیگی تھی!، کوئی زور منطق تھا۔ کیا بتاؤں دیکھنے اور سننے سے ہی تعلق رکھتی تھی چوہدری صاحب کی پرفارمنس!

قاعدہ کی پابندی

ایک بات چوہدری صاحب کے کردار پر روشنی ڈالتی ہے، یاد آگئی...... جب ہم لوگ وین میں سوار ہو کر ہائیکورٹ کی عمارت میں پہنچے تو وین ڈرائیور وین کو اسی گیٹ کی طرف لے گیا جو جج صاحبان کی آمدورفت کے لئے مخصوص تھی۔ ابھی وین ک اگلے پہئیے گیٹ میں داخل ہوئے تھے کہ چوہدری صاحب نے جو اگلی سیٹ پر بیٹھے تھے ڈرائیور سے کہا "گاڑی روکو"۔ ڈرائیور نے فوراً گاڑی روک لی ۔چوہدری صاحب نے ڈرائیور سے پوچھا: "اس گیٹ سے کیوں اندر جارہے ہو۔ یہ صرف ججوں کے لئے مخصوص ہے دوسرے گیٹ سے لے کر جاؤ"۔ ڈرائیور نے کہا جناب آپ خود جج ہیں وائسرائے کونسل کے ممبر رہے ہیں اتنے بڑے آدمی ہیں۔ میں نے کوئی غلط قدم نہیں اُٹھایا"۔

چوہدری صاحب نے کہا "میں پوچھتا ہوں کہ کیا میں اس وقت جج ہوں؟"۔ ڈرائیور نے بحث شروع کر دی "جناب! آپ کا مقام بہت بلند ہے"۔ چوہدری صاحب نے فوراً اسے ٹوکا ۔"میں نے یہ نہیں پوچھا کہ میں کتنا بڑا آدمی ہوں"۔ اس نے بحث کرنے کی پھر کوشش کی مگر چوہدری صاحب نہ مانے آخر گاڑی واپس ہوئی اور اس گیٹ میں داخل ہوئی جو عام آدمیوں کے لئے مخصوص تھا۔ یہ بظاہر چھوٹی سی بات ہے لیکن اس سے چوہدری صاحب کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

باؤنڈری کمیٹی کے روبرو جب بحث ختم ہوئی تو کانگرس کے وکیل سر ستلیواڈ نے ، جو بڑے اور مشہور وکیل تھے چوہدری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا: "مجھے پتہ نہیں کہ فیصلہ کیا ہو گا لیکن ایک فیصلہ کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر صرف دلائل سے فیصلہ ہوتا تو ظفراللہ کیس جیت گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے غیر معمولی قابلیت سے یہ کیس پیش کیا ہے۔ یہ باتیں انہوں نے کمیشن کے اجلاس میں سب لوگوں کے سامنے پیش کیں۔ انہوں نے بھی کہا "میرا ساتھی سر ٹیک چند (سابق جج لاہور ہائیکورٹ) بھی میرے خیالات سے متفق تھے لیکن چوہدری ظفراللہ خان کو جسٹس دین محمد نے بتادیا تھا کہ ریڈکلف کانگریس سے مل گیا ہے اور قائداعظم کے علم میں بھی یہ بات لائی گئی تھی کہ یہ درست ہے کہ ان دنوں یہ افواہ عام تھی کہ ریڈکلف نے اس کیس میں ہندوؤں سے بھاری رشوت لی تھی۔

ایک چیز میں نے اس کیس کے دوران نوٹ کی غیر مسلم وکلاء عموماً ہمیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے لیکن ظفراللہ خان کی غیر معمولی قابلیت سے مرعوب ہو کر وہ ہمارا احترام کیا کرتے تھے۔

میرے ایک دوست قاضی سید محمد اسلم ایڈووکیٹ نے ایک بار مجھے بتایا کہ بھارت کے سابق وزیر خارجہ سورن سنگھ نے ایک بار جالندھر کی بار میں ہندو مسلم وکلاء کی موجودگی میں کہا کہ اگر دلائل سے فیصلہ ہونا ہوتا تو فیصلہ کانگرس کے حق میں نہیں ہو گا لیکن یہ سیاسی مسئلہ ہے اس میں اور بھی کئی محرکات فیصلہ کرنے کے موجب بنتے ہیں۔

ایک لطیفہ

باؤنڈری کمیشن میں بحث مکمل کرنے کے چوہدری ظفراللہ خان نے ایک بار وکلاء کی محفل میں یہ لطیفہ سنایا۔ انہوں نے کہا:

"جب میں نیا نیا وکیل بنا تو قتل کا ایک کیس (جہلم سے) میرے پاس آیا۔ وہاں ایک لوکل رائے بہادر وکیل بھی میرے ساتھ تھا اس کیس کے واقعات یہ تھے کہ ملزم نے اپنے حقیقی باپ کو قتل کر دیا تھا۔ سماعت کے دوران ایسی صورت حال پیدا ہو گئی کہ سیشن جج نے اچانک ایک دم ملزم کو کہہ دیا "بیان دو"۔ میں نے اور رائے بہادر نے یہ بات غلط سمجھی کہ عدالت کے سامنے ملزم کو کسی قسم کی ہدایت دی جائے کہ "اس طرح سے بیان دو"۔ گویا اب ملزم پر منحصر ہے کہ وہ اپنی عقل استعمال کرے۔ جج کے کہنے پر وہ خاموش رہا۔ جج صاحب نے پھر کہا "آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں بے تکلفی سے کہیں"۔ وہ کہنے لگا:

"جناب والا! مجھے کیا کہنا ہے"۔ جج صاحب نے پھر کہا: "جو بھی کہنا چاہتے ہو"۔ ملزم بولا: "حضور میں اتنی عرض کروں گا کہ مجھ پر رحم کیا جائے کیونکہ میں یتیم ہوں"۔

مصر میں قیام کے دوران میں نے دیکھا کہ جب بھی مختلف ممالک کے سفیروں سے ملاقات ہوئی ان میں سے اکثریت پاکستان کا نام چوہدری صاحب کے توسط سے جانتے تھے۔ نہ صرف عرب بلکہ جاپانی اور ایرانی سفراء بھی چوہدری صاحب کے بڑے مداح تھے۔ ایک سفیر نے مجھے بتایا کہ اقوام

متحدہ میں ہم چوہدری صاحب کے آنے پر اپنی گھڑیاں ٹھیک کیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ وقت کے بہت پابند تھے۔

وسطی افریقہ کے سفیر برائے پاکستان جناب مراد ایک دفعہ مصر (قاہرہ) سے کراچی میرے ساتھ جہاز میں ہم سفر ہوئے۔ انہوں نے چوہدری صاحب کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے کہا کہ مراکش کے شاہ حسن ثانی کے والد محترم شاہ حسن اول نے چوہدری صاحب کو بڑا زور لگایا کہ آپ میرے ملک کا دورہ کریں اور مجھے مہمان نوازی کا شرف بخشیں۔ ان کی وفات کے بعد موجودہ شاہ نے بھی اصرار کیا کہ وہ ان کے ملک کا دورہ کریں۔ آخر شاہ حسن ثانی کی گزارش پر چوہدری صاحب نے مراکش کا دورہ کیا۔

جب شاہ سے ملاقات کے لئے گئے تو حسب دستور ان کے ساتھ فارن آفس کا ایک عہدیدار تھا۔ شاہ کا دستور تھا کہ جب اس سے کوئی ملاقاتی ملنے کے لئے آتا تو وہ دربار میں آکر شاہ کے ہاتھ کو بوسہ دیتا۔ جب چوہدری صاحب ملنے کے لئے آئے تو دیکھا شاہ کا تخت خالی ہے۔ وہ حیران ہوئے کہ شاہ کہاں ہیں، اپنے دربار کے پیچھے واقع گولڈن روم میں جو ان کا ریٹائرنگ روم تھا بیٹھے ہیں۔ چوہدری صاحب ابھی دربار کے دروازے پر ہی تھے کہ شاہ گولڈن روم سے نکل آئے اور سارا دربار پیدل طے کرکے چوہدری صاحب کے پاس پہنچے اور آپ کو اہلاً وسہلاً کہا۔ یہ بہت بڑا اعزاز تھا جو شاید صرف چوہدری صاحب کو شاہ نے دیا۔ شاہ نے چوہدری صاحب کے ساتھ معانقہ کیا اور مراکش کے لئے چوہدری صاحب کی خدمات کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور۔ اکتوبر ۱۹۹۹ء صفحہ ۱۷ تا ۲۱)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں 'مد بیوت الحمد' میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ کے

مختلف انتظامات کا اجمالی جائزہ

(رپورٹ: بشیر الدین سامی)

(دوسری قسط)

شعبہ طبی امداد:

جلسہ گاہ مستورات کے قریب ڈسپنسری اور First Aid کا انتظام تھا جہاں دو شعبے قائم تھے۔

(۱) ایلوپیتھک طریق علاج۔ جس کے ناظم مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب تھے اور ان کے ساتھ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ہر وقت موجود تھی۔

(۲) ہومیو پیتھک طریق علاج۔ جس کے ناظم مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد بھٹی صاحب تھے اور ان کے ساتھ بھی ان کے نائبین کی ایک ٹیم موجود تھی۔

سینٹ جان ایمبولینس کی طرف سے تینوں روز ایمبولینس کا انتظام موجو تھا۔ فرسٹ ایڈ کے ڈسپنسری میں Inspection Room تھا جس میں Bed، Strecher، اور De-febulator کی سہولت موجود تھی۔ طبی امداد کا شعبہ دس روز تک چوبیس گھنٹے کام کرتا رہا۔

کار پارکنگ:

کار پارکنگ کے ناظم مکرم محمود مبشر صاحب تھے اور ان کے ساتھ دس نائبین کی ایک پوری ٹیم تھی۔ مکرم Tommy Kallon ٹریفک کنٹرولر تھے۔ ان کی ساتھ بھی ایک ٹیم تھی۔

پارکنگ کے لئے تین جگہیں مخصوص تھیں۔

ایک حصہ میں جلسہ کی انتظامیہ کے کارکنان کی پارکنگ کے لئے جگہ تھی اور ۲۵۰ معذور احباب کے لئے پارکنگ کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ ملحقہ سکول کے ایک بڑے کار پارک میں ۱۰۰۰ کاریں پارک ہو سکتی تھیں۔ تینوں دن سب کار پارک کاروں سے پُر تھے۔ جگہ کے لحاظ سے کسی کو پارکنگ کے لئے دقت پیش نہیں آئی۔

ان کے علاوہ پرائیویٹ فیملیز میں رہائش پذیر مہمانوں کے لئے ۶۰۰ کاریں پارک کرنے کی گنجائش پیدا کی گئی تھی۔ VIP کار پارکنگ کے لئے ۳۵ جگہیں مخصوص تھیں۔

U.K. کے خدام نے شدید بارش اور گرمی و تپش میں ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی سرانجام دی اور ٹریفک کے نظام کو پروفیشنل طریق سے سرانجام دیا۔ مقامی پولیس افسران ان کی کارکردگی کی نگرانی کر رہے تھے۔

معززین از بیرون ملک:

بیرون ملک سے ۶۰ کے قریب تشریف لانے والی شخصیات کے لئے رہائش اور کھانے کا علیحدہ انتظام کیا گیا تھا جس کے لئے مکرم مولانا چوہدری ہادی علی صاحب ناظم مقرر تھے اور ان کے ساتھ ان کی ایک ٹیم تھی۔

برطانیہ کے معززین:

جلسہ سالانہ کے تینوں روز برطانیہ سے معزز مہمان تشریف لاتے رہے جن میں MPs، میئرز، کونسلرز، پولیس آفیسرز، سیاسی و سماجی شخصیات شامل تھیں۔ ان کے استقبال اور خاطر مدارات کے لئے مکرم رجب علی صاحب ناظم مقرر تھے جن کے ساتھ ایک پوری مستعد ٹیم تھی۔

اس شعبہ کے تحت ۱۰۰ سے زائد معززین نے جلسہ سالانہ کی رونق، مختلف انتظامی دفاتر اور نمائش گاہیں وغیرہ دیکھیں اور خاص طور پر عالمی بیعت کی تاریخی کارروائی میں شریک ہوئے۔ VIP مارکی میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس میں بعض معززین نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

ٹرانسپورٹ:

اس شعبہ کے ناظم سید سبط المرسلین خادم شاہ صاحب تھے۔ ان کے ساتھ بھی ان کے نائبین کی ایک ٹیم تھی۔

ٹرانسپورٹ کے شعبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ VIP مہمانوں کے لئے تین ۱۵ سیٹوں والی Mini Buses اور ایک ۷ سیٹوں والی منی بس کا انتظام تھا۔ ائیرپورٹس سے اسلام آباد، مسجد فضل لندن اور دیگر جگہوں پر مہمانوں کو لانے اور لے جانے کے لئے آٹھ ۱۷ سیٹوں والی منی بسز اور آٹھ ۴۸ سیٹوں والی کوچز کا انتظام تھا۔

جماعت کے دوستوں کو اسلام آباد لانے اور واپس پہنچانے کے لئے ایک کوچ نارتھ لندن سے، ایک کوچ ہاؤنسلو سے، ایک ساؤتھ ہال سے اور دو کوچز مسجد فضل لندن سے چلائی گئیں۔ یہ سروس جلسے کے تینوں روز مہیا کی گئی۔ اس کے علاوہ ہنگامی ضرورت اور خصوصی مہمانوں کے لئے پک اپ اور کاروں کا بھی انتظام تھا۔

بازار:

جلسہ سالانہ کے ایام میں خورونوش اور دیگر ضروریات کی چیزیں حاصل کرنے کے لئے امسال بازار مہمانان کے قیام گاہ کی مارکیوں کے قریب لگایا گیا تھا جس کے ناظم مکرم امجد بٹ صاحب تھے۔

بازار میں ۲۴ سٹالز لگائے گئے جن کی منتظم ذیلی تنظیمیں تھیں۔ ان میں سے دس سٹالز خورونوش کے تھے۔

اس کے علاوہ شعبہ اشاعت یو۔کے۔ کی طرف سے کتب سلسلہ اور آڈیو، ویڈیو کے لئے سٹالز عام بازار سے ہٹ کر لگائے گئے تھے۔ آڈیو ویڈیو کے سٹال کے نگران مکرم شیخ بشارت احمد صاحب تھے۔

بجلی کا خاص انتظام:

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر روشنی کے انتظامات کو پھیلایا گیا تھا۔ MTA کو بجلی سپلائی کرنے کے لئے علیحدہ جنریٹر مخصوص تھا۔ اسی طرح جلسہ گاہ کے لئے بھی اضافی جنریٹر کا انتظام رکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کار پارکوں میں بھی خاص طور پر بجلی فراہم کی گئی تھی۔ اس شعبہ کے ناظم پیر بشارت احمد صاحب تھے اور ان کے ساتھ ان کی پوری ٹیم تھی۔

مہمانوں کی رہائش گاہ کے قریب ایک سروس کیبن دیا گیا تھا جس میں مائیکرو ویو، فرج، کیٹل، آئرن (استری) وغیرہ کی سہولت بہم پہنچائی گئی تھی۔

مکرم افسر صاحب جلسہ نے بتایا کہ ان کے علاوہ بھی تمام شعبوں نے بڑی محنت اور اخلاص سے مفوضہ فرائض سرانجام دئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر ہر شعبہ میں کارکردگی پہلے سے بہتر رہی اور تمام امور خوش اسلوبی سے انجام پائے۔

اللہ تعالیٰ تمام ناظمین، نائبین اور معاونین مردوں اور عورتوں کو جزائے خیر دے جنہیں جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق نصیب ہوئی۔

انتظامیہ جلسہ گاہ:

مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد افسر جلسہ گاہ مقرر تھے جن کی نگرانی میں جلسہ گاہ مردانہ و مستورات اور جملہ پروگراموں کا اہتمام شامل تھا۔ مکرم ملک محمد اکرم صاحب مبلغ مانچسٹر نائب افسر جلسہ گاہ تھے جن کی نگرانی میں دفتر جلسہ گاہ، پروگرام، اجرائے ٹکٹ، پریس پبلسٹی اور اکاؤنٹس وغیرہ کے شعبے تھے۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب نائب افسر جلسہ گاہ کی نگرانی میں سٹیج سے متعلقہ تمام امور تھے۔ مکرم مرزا مجیب احمد صاحب نائب افسر جلسہ گاہ کے سپرد جلسہ گاہ مردانہ و جلسہ گاہ مستورات کی تیاری اور اس سے متعلقہ امور کی نگرانی تھی۔ مکرم منیر احمد صاحب فرخ نائب افسر جلسہ گاہ کی نگرانی میں سمعی و بصری، لاؤڈ سپیکر، روشنی و ٹرانسلیشن کا نظام وغیرہ فرائض شامل تھے۔

تقسیم کار کے لحاظ سے جملہ ناظمین جلسہ گاہ کی اپنی ٹیم تھی جس نے بڑی مستعدی کے ساتھ مفوضہ کام سرانجام دئے۔

امسال مردانہ جلسہ گاہ کے سٹیج کی بیک گراؤنڈ کو جس خوبصورت ڈیزائن سے سجایا گیا تھا وہ مکرم مرزا ندیم احمد صاحب کا تیار کردہ تھا۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

براہ کرم اپنا سالانہ چندہ اپنی مقامی جماعت میں ادا فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

جماعت احمدیہ سری لنکا کی

سالانہ کانفرنس کا بابرکت انعقاد

(محمد عمر مبلغ سلسلہ)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۱۷، ۱۸ جون ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ/اتوار جماعت احمدیہ سری لنکا کی سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ خاکسار (محمد عمر۔ مبلغ سلسلہ) کو بطور مرکزی نمائندہ اس میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ خاکسار مورخہ ۱۳ مئی کیرالہ (انڈیا) سے یہاں پہنچا۔ اور سری لنکا کی مختلف جماعتوں مثلاً کولمبو، نگمبو، پسیالہ وغیرہ میں منعقدہ مختلف تربیتی اجلاسوں میں شرکت کی۔ روزانہ بعد نماز فجر قرآن مجید اور بعد نماز مغرب احادیث کا درس دینے کی توفیق ملی۔ نیز جماعت کے اصلاحی وتربیتی امور کی طرف توجہ دینے کی توفیق بھی ملی۔

نمائش:

مورخہ ۱۰ اور ۱۱ جون کو لجنہ اماء اللہ سری لنکا کی طرف سے وسیع پیمانے پر ایک نمائش (Exhibition & Sale) منعقد ہوئی۔ خاکسار نے اجتماعی دعا اور مختصر خطاب سے افتتاح کیا۔ اس نمائش میں جماعت احمدیہ عالمگیر اور سری لنکا کی مختلف تاریخی تصاویر، چارٹس اور قرآن مجید کے مختلف تراجم وغیرہ کے علاوہ لجنہ اماء اللہ سری لنکا کی مختلف شاخوں کی طرف سے تیار کردہ ہینڈی کرافٹس (Handi Crafts) بھی نمائش اور فروخت کے لئے رکھی گئی تھیں۔

اس دوروزہ نمائش میں مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ اوقات مقرر کئے گئے تھے۔ خدا کے فضل سے ایک لاکھ ۳۰ ہزار روپے کی اشیاء فروخت ہوئیں۔

وقار عمل:

جلسہ سالانہ کے دونوں دن موسم نہایت خوشگوار رہا۔ اس سے قبل مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے گرمی کی تپش بالکل نہیں رہی تھی بلکہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں دن رات چلتی رہیں۔ شدید بارشوں کی وجہ سے مسجد احمدیہ کا وسیع وعریض باغ جہاں جلسہ ہونا تھا پانی اور کیچڑ سے لت پت تھا لیکن ہمارے مستعد خدام نے دن رات وقار عمل کر کے زمین کو خشک اور ہموار کر دیا۔

نماز تہجد و درس:

جلسہ کے دونوں دن خاکسار نے نماز تہجد پڑھائی اور نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس مختلف تربیتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا۔

جلسہ کا آغاز:

مورخہ ۱۷ جون جلسہ کا پہلا دن تھا۔ ۹ بجے صبح خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نیشنل پریذیڈنٹ نے سری لنکا کا قومی جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

جلسہ سالانہ کا آغاز مکرم محمد ظفر اللہ صاحب (نیشنل صدر جماعت احمدیہ سری لنکا) کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور مکرم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہ تقاریر کا آغاز ہوا۔ مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت نگمبو، مکرم میدان صاحب صدر جماعت پولہ ناروے، مکرم محمد توفیق از جماعت پسیالہ، اور مکرم منور احمد صاحب سیکرٹری وقف نو نے مختلف عنوانات پر اختصار سے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے وفات مسیح ونزول مسیح پر ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ تقریروں کے دوران جماعت احمدیہ نگمبو اور کولمبو کے اطفال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ اور منظوم کلام پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

دوسری نشست:

ظہر وعصر کی نمازوں اور تناول وطعام کے بعد شام کو ۴ بجے تا ۹ بجے زیر صدارت نیشنل صدر صاحب دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب ایڈیٹر اسلامیہ سورین مکرم بشیر الدین صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم مولوی مناف جہاں صاحب مبلغ نگمبو، مکرم مولوی امیر صاحب مبلغ پولہ ناروے، مکرم عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے مقام نبوت پر تقریر کی۔ اس کے ساتھ ہی پہلے دن کا پروگرام رات ۹ بجے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن :

مورخہ ۱۸ جون بروز اتوار مکرم نیشنل صدر صاحب کی زیر صدارت آخری نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم نظام خان صاحب صدر جماعت کولمبو، مکرم مولوی مشتاق احمد صاحب مبلغ پسیالہ اور مکرم رفیع الدین صاحب کی تقریروں کے بعد خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ڈیڑھ گھنٹہ تک اس جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریر کی۔

جلسہ کے دوران مختلف احباب نے نظمیں بھی پیش کیں۔ اور ایک مشہور تامل شاعر مکرم شاہجہان صاحب احمدی نے تامل زبان میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور خصوصیت پر دلوں کو گرما دینے والی پرجوش نظم سنائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دس سعید روحوں نے بیعت کی سعادت پائی۔ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔

خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ نگمبو کے علاوہ کولمبو، پسیالہ، پچلم، پولہ ناروے وغیرہ جماعتوں سے ۴۰۰ کے قریب احباب و مستورات نے شرکت کی۔ امسال جلسہ سالانہ میں حاضری ۴۸۷ رہی جو پچھلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ فالحمدللہ علی ذلک۔ بفضلہ تعالیٰ قیام و طعام کا عمدہ انتظام تھا۔ مستورات کے لئے تقاریر سننے اور اسی طرح قیام وطعام کا الگ انتظام تھا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجود نا مساعد حالات کے جبکہ ملک کے شمالی حصہ میں شدید جنگ ہو رہی ہے ہمیں نہایت سکون واطمینان کے ساتھ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہارٹلے پول کے کنول کا تشکر نامہ بچشم تصور۔ تخیل کی پرواز کے ساتھ

میرا جیون تیرے الطاف کا ممنون رہا
مجھ پر احسان ہے کہ آج بھی محبوب کہا
مجھ پہ ہوتا نہ اگر تیری دعاؤں کا سحاب
میرے آقا میں کنول تھا نہ تروتازہ گلاب
پیکر ضبط تھا میں صبر کا شہزادہ تھا
میرے گرویدہ تھے سب میں ترا دلدادہ تھا
میرے غم میں جو ہوئی ہیں تیری آنکھیں پُر آب
میرے جیون کا ثمر ہیں ترے اشکوں کے گلاب
میں اگر کرتا تھا خاطر یا مدارات تری
مجھ کو معلوم تھا خوش بخت ہے یوں ذات مری
چاند تاروں کو لئے تو مرا مہمان ہوا
مجھ پہ مولا کا یہ کتنا بڑا احسان ہوا
پھول تھا میں تری چاہت سے مہک اٹھتا تھا
جب نظر پڑتی تھی تیری میں چمک اٹھتا تھا
اس تفاخر کے لئے ملتا نہیں حرفِ سپاس
یاد کرتا ہے مجھے تُو اور تری اُردو کلاس
مجھ کو وہ پیارا ہے جو تجھ سے محبت رکھے
تیرے سائے کو خدا اس پہ سلامت رکھے
تو گلستانِ مسرت میں سدا سیر کرے
غمزدہ کاہے ہوا تُو ہے خدا خیر کرے
تیرے جیون کے تصدق اے میرے جانِ بہار
اپنی جانوں کا ہے کیا چاہے چلی جائیں ہزار
میرے اشجار کے اثمار نچھاور تجھ پر
میرے آقا مرا گھر بار نچھاور تجھ پر
خاک ہم ہو گئے راضی برضا آج بھی ہیں
کل بھی تھے اور طلبگار دُعا آج بھی ہیں
ان دعاؤں کے جو اثمار ہمیں مل جائیں
ہم مزاروں میں بھی مدفون کنول کھل جائیں

(مبارک احمد عابد)

جماعت احمدیہ مینمار(Myanmar)(برما)میں
جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ:محمد سالک۔ مبلغ سلسلہ مینمار(برما)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۱۸رجون ۲۰۰۰ء بروز اتوار جماعت احمدیہ مینمار (برما) میں جلسہ یوم سیرت النبی ﷺ کاانعقاد ہوا۔ ہر سال کی طرح امسال بھی حکومت کی طرف سے باقاعدہ اجازت ملی۔

پروگرام کے مطابق صبح ۹ بجے مکرم نیشنل صدر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے جلسہ کا آغاز کیا گیا۔ اور نظم کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے جلسہ سیرت النبیؐ کے انعقاد کی غرض اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے چند پہلو بیان فرمائے۔ پھر مکرم سلیم صاحب، سیکرٹری تحریکات نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر برمی زبان میں تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم ایس اے منیر صاحب، (صدر مجلس خدام الاحمدیہ برما) نے برمی زبان میں تقریر کی۔ آپ کا عنوان تھا"ہمارے رسولؐ کی تعلیم حقوق العباد اور ماحول کی درستی کے بارہ میں"۔

اس کے بعد پردہ کے اہتمام سے لجنہ کی طرف سے ایک خاتون مکرمہ پی۔ای۔ وائی۔ رضوان صاحبہ نے عورتوں کے حقوق کے بارہ میں آنحضرتؐ کی تعلیم کے عنوان پر برمی میں تقریر کی۔ پھر ایک طفل ایس۔ ایم۔ وسیم صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سنایا۔

اس کے بعد خاکسار ایم۔ سالک، مبلغ سلسلہ برما نے"آنحضرت ﷺ اور امن عالم کا پیغام" کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد مکرم پی۔ای۔وی۔ ظفر اللہ صاحب (سیکرٹری تعلیم وتربیت) نے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی اور آنحضورؐ کے حسین اخلاق کے پہلو برمی زبان میں بیان کئے۔ بعدہ ناصرات میں سے ایک بچی آصفہ صاحبہ نے ایک نظم سنائی۔

آخر پر مکرم نیشنل صدر صاحب نے اختتامی خطاب میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۱۲ مردوزن نے اس جلسہ میں شرکت کی جن میں ۱۴ مہمان شامل تھے۔ ایک عیسائی وفد بھی شامل ہوا۔ اسی طرح ایک اخباری نمائندہ بھی آیا اور اخبار City News کی ۲۳رجون کی اشاعت میں تصویر کے ساتھ اس جلسہ کی خبر شائع ہوئی۔ الحمد للہ

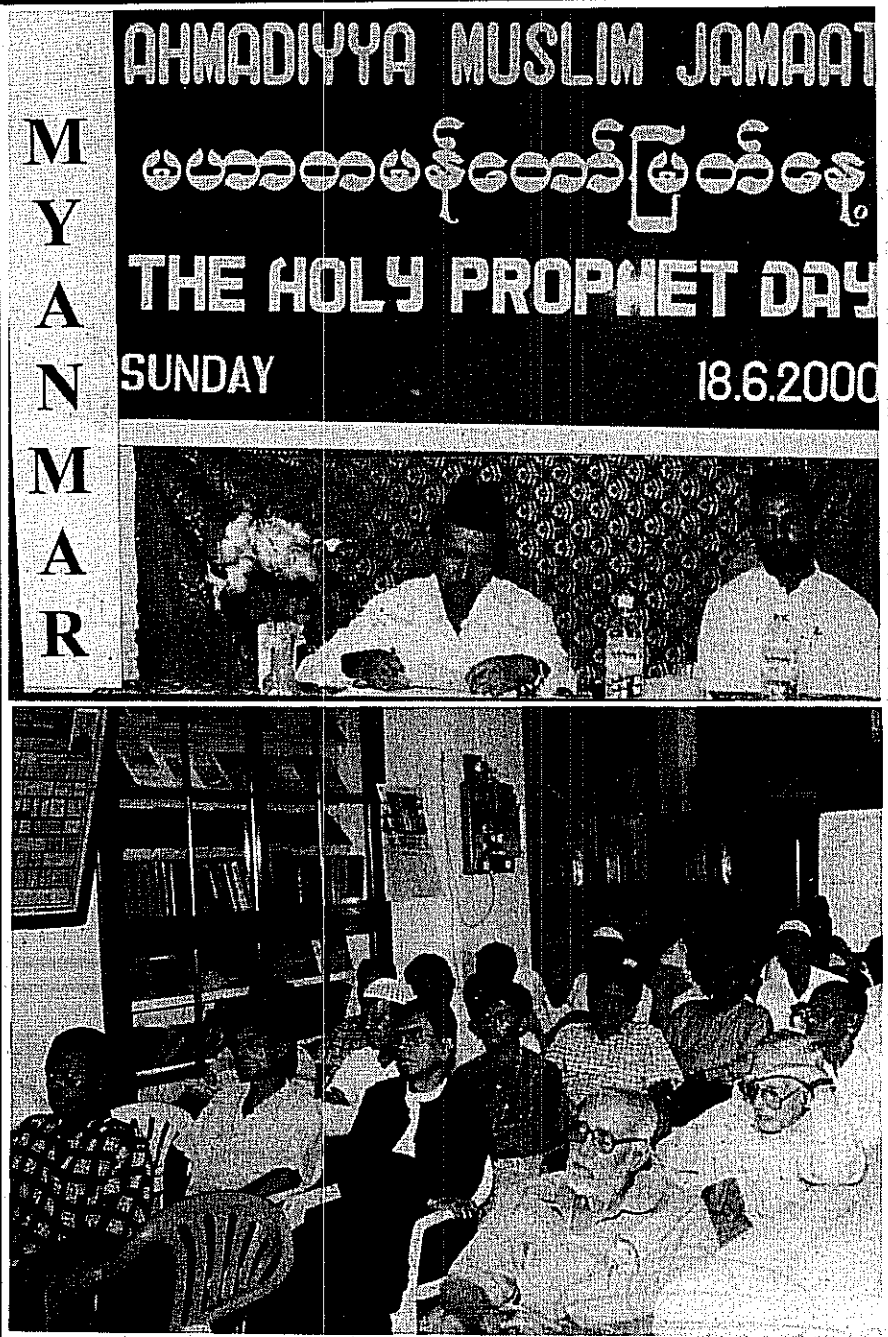

جماعت احمدیہ مینمار (برما) کے جلسہ سیرت النبی ﷺ کے دو مناظر

الورین(Ilorin)کوارا اسٹیٹ(Kwara State)(نائجیریا)میں
اسلامی کتب کی نمائش

(رپورٹ:حبیب احمد۔ مبلغ انچارج نائجیریا)

ایک اسلامی تنظیم القبلۃ انٹرنیشنل پروموشن Al Qibla International Promotion Islamic Exhibition نے Ilorin کوارا اسٹیٹ Trade Fair کا انتظام کیا تھا جس میں مسلمان تنظیموں کو شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ جماعت احمدیہ نے بھی حصہ لیا۔ ۱۰ردسمبر ۱۹۹۹ء تا ۸رجنوری ۲۰۰۰ء تقریباً ایک ماہ پروگرام جاری رہا۔

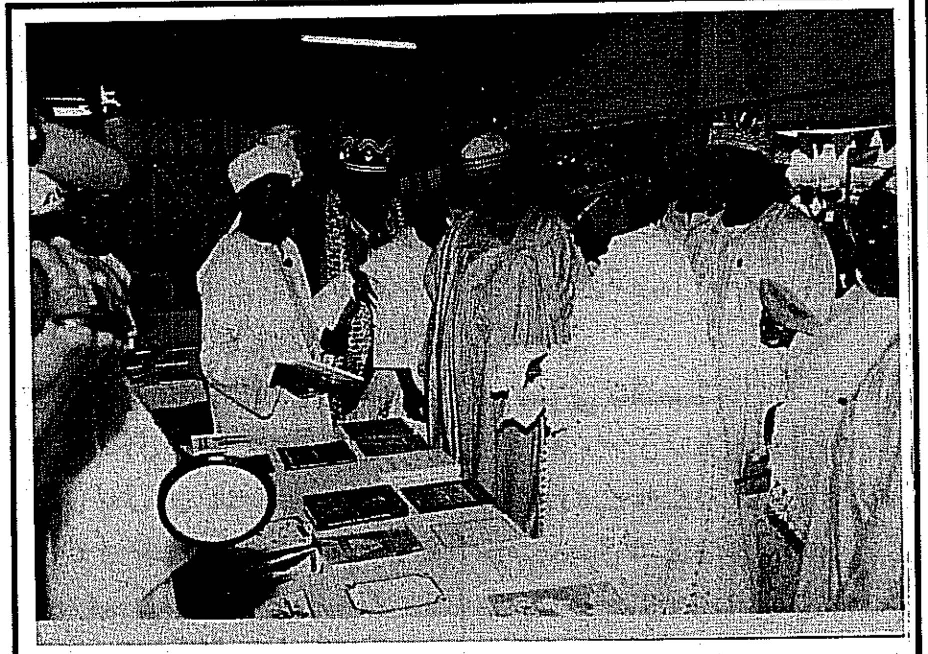

امیر صاحب نائجیریا بعض دیگر احباب کے ساتھ الورین میں منعقدہ اسلامی کتب کی نمائش دیکھ رہے ہیں

۱۴ردسمبر احمدیہ ڈے (Ahmadiyya Day) مقرر کیا گیا۔ جس میں جماعت کو دعوت دی گئی کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ، عقائد پر لیکچر ہوگا اور اس کے بعد سوال وجواب بھی ہونگے۔ چنانچہ حافظ عبدالغنی شوباسی (Hafiz A.G.Shobambi) مرکزی مبلغ نے لیکچر دیا اور سوالات کے جوابات دئے۔ یہ پروگرام ۱۱ بجے دوپہر تا ۴ بجے شام جاری رہا۔ لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا اور جوابات سے مطمئن ہوئے۔

زائرین کے ریمارکس رجسٹر پر ریکارڈ کئے گئے تا بعد میں رابطہ ہوسکے۔ اہم شخصیات جنہوں نے ہماری اس نمائش کو دیکھا ان میں حسب ذیل شخصیات شامل تھیں:

1.Hon Justice S.O.Mohammad.
(A member from State Assembly.)
2. Alh.Saadu A Jimoh.
(Director of Teaching services Commission.)
3. Alh. Abu Sharif . (A popular Jihadist & Chairman of ASA Local Government ,Kwara State.)

کل ۷۵ زائرین نے اپنے نام اور ریمارکس Visitor Book میں درج کئے۔ محتاط اندازہ کے مطابق تین ہزار افراد نے ہمارا Book Exhibition دیکھا۔

اس موقعہ پر دو خاندانوں کے پندرہ افراد بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوئے۔ مقامی جماعت الورین کے خدام، داعی الی اللہ اور معلمین نے تبلیغ اور احمدی لٹریچر کے تعارف کا فریضہ انجام دیا۔

BEST 0FFER FOR DIGITAL SEASON
Digital Rec. + LNB + Module only DM 849,-
To View Digital Zee TV, PTV, B4U, MTA, and Other
FREE ON AIR DIGITAL PROGRAMMES
Contact us for further Information and order
Saeed A Khan
ZEE TV + PTV + B4U Authorised European Agent
Tel: 0049 (0) 8257 1694
Fax: 0049 (0) 8257 928828
Mobile: 0049 (0) 171 3435840
e-mail: S.Khan @ -online.de
sony PTV B4U ASIANET
Note: Zee TV analogue service will be switched off SOON

بقیہ: خطاب حضور انور جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ ۴

وہ ٹاؤن سے باہر جا کر اپنی علیحدہ مسجد بنائیں کیونکہ یہ علاقہ میرا ہے اور یہ جگہ میری ہے۔ مَیں اسے احمدیوں کے سپرد کرتا ہوں۔ اگر تم مخالفت سے باز نہ آئے تو میں تمہیں اس علاقہ سے باہر نکال دوں گا۔ احمدی وفادار ہیں۔ الحمد للہ کہ اب اس مسجد کی چھت احمدیوں نے مکمل کر لی ہے اور اب یہ مسجد احمدیوں کو مل چکی ہے۔

قبولیت دعا کا نشان

غانا کے شمالی صوبہ میں ایک نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح کے موقع پر وہاں موجود ممبر پارلیمنٹ جو کہ ڈپٹی منسٹر بھی ہیں اور علاقہ کے چیف نے کہا کہ عرصہ سے ہمارے علاقہ میں بارش نہیں ہو رہی، فصلیں تباہ ہو رہی ہیں، جانور مر رہے ہیں۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں۔ عبدالوہاب بن آدم بتاتے ہیں کہ اس موقع پر موجود تمام احباب کو دعا میں شامل کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور بارش کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے نوازا اور دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ چنانچہ اسی روز شام کو بادل اکٹھے ہونے شروع ہوئے اور اگلے دن بارش شروع ہوئی جو مناسب وقفوں سے ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ جس کی وجہ سے علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سارے علاقہ کے لئے یہ نشان احمدیت کی صداقت کا ایک نشان بن گیا۔

نائیجیریا (Nigeria)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نائیجیریا تبلیغی لحاظ سے غانا سے بہت پیچھے تھا۔ پیچھے تو اب بھی ہے مگر اپنی پہلی کامیابیوں کی نسبت بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ انہیں امسال پہلی مرتبہ اپنا ایک لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ پورا کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ۷ ہزار ۳۸۵ ہو چکی ہے۔

☆...... Abeokuta سرکٹ کے ایک گاؤں Tibo میں تبلیغی پروگرام تھا۔ دو روز کی تبلیغی کوشش کے نتیجہ میں گاؤں کے پانچ سرکردہ مسلمانوں نے احمدیت قبول کی۔ جمعہ کا دن تھا۔ انہوں نے احمدی مبلغ سے درخواست کی کہ آپ جمعہ پڑھائیں۔ اس دوران کسی نے شہر میں غیر احمدیوں کو خبر دے دی کہ Tibo گاؤں میں لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور احمدی امام نے آج جمعہ بھی پڑھانا ہے۔ چنانچہ ایک مولوی عین جمعہ شروع ہونے سے چند منٹ قبل پہنچ گیا۔ اس نے خود ہی اذان دی اور اعلان کیا کہ جمعہ میں پڑھاؤں گا۔ کسی دوسرے کو یہاں جمعہ پڑھانے کی اجازت نہیں۔ اس نے کہا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں، ان کا قرآن اور ہے، رسول اور ہے، کلمہ اور ہے۔ ہمارے مبلغ نے ان سب اعتراضات کا جواب دیا تو مخالف مولوی حیران ہو گیا کہ اچھا آپ کا کلمہ، قرآن اور رسول ہمارے والا ہی ہے؟۔ آج ثابت ہو گیا کہ احمدی مسلمان ہیں۔ ہم سب احمدی امام کے پیچھے ہی نماز جمعہ پڑھیں گے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مسجد میں موجود تمام افراد نے بیعت کر لی۔

سیرالیون (Sierra Leon)

سیرالیون میں ۷ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور اب جماعتوں کی مجموعی تعداد ۲۸۷۸ ہو چکی ہے۔

☆...... مساجد میں ۷ کا اضافہ ہے۔

☆...... پا سلیمان مانسرے صدر جماعت احمدیہ فری ٹاؤن بیان کرتے ہیں کہ:۔

۶ر جنوری ۱۹۹۹ء کو باغی جب فری ٹاؤن میں داخل ہوئے تو انہوں نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دروازے کی جھری سے دیکھا تو ان کے ہاتھوں میں چھریاں اور ٹوکے تھے۔ اتنی دیر میں وہ دروازہ توڑ کر اندر آگئے۔ میں نے انہیں بتلایا کہ میں جماعت احمدیہ کا صدر ہوں۔ دیوار پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر تھیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ آنحضرت ﷺ دنیا میں امن قائم کرنے آئے تھے اور اب یہ (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اگر لوگ سیدنا امام مہدی کو مان لیں تو امن قائم ہو سکتا ہے اور یہ سارا فساد ان کے انکار کی وجہ سے ہے۔ ایک باغی نے رقم کا پوچھا۔ میں نے بتلایا کہ ہاں پچیس ہزار لیونز ہیں۔ ایک نے کہا اس سے رقم لے لو۔ دوسرے نے کہا نہیں رہنے دو۔ اس طرح وہ بغیر کوئی نقصان پہنچائے اور رقم لئے چلے گئے۔

لائبیریا (Liberia)

لائبیریا میں امسال ۱۵ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

☆......۱۹ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

☆...... ان کی بیعتوں کی تعداد ۶۶۱۹ تک پہنچ چکی ہے۔

امیر صاحب لائبیریا بیان کرتے ہیں کہ:

"لائبیریا میں ایک ضلع واھُم (Wahum) ہے۔ وہاں کے پیراماؤنٹ چیف غانا کے جلسہ سالانہ میں جب پہنچے تو جلسہ سے بہت متاثر ہوئے۔ جب واپس آئے تو کہنے لگے اب ہم بھی یہاں غانا بنائیں گے۔ اپنے علاقہ میں واپس جا کر لوگوں کو احمدیت کا بتایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی پوری چیفڈم احمدیت میں داخل ہو چکی ہے۔

گیمبیا (Gambia)

امیر صاحب گیمبیا تحریر کرتے ہیں کہ: جماعت MBULLUM میں جماعت احمدیہ کے ایک مخالف احمد ڈاڈ فائی نے قسم کھائی کہ وہ مر جائے گا لیکن اس جگہ احمدیہ مسجد نہیں بننے دے گا۔ یہ فروری 99 کا واقعہ ہے۔ جب جماعت کو مسجد کے لئے قطعہ زمین دینے کے بارہ میں اجلاس ہو رہا تھا۔ اس کی تمام کوششوں کے باوجود خدا کے فضل سے مسجد کی تعمیر کا کام جاری رہا لیکن یہ قسم کھانے والا شخص مسجد کی تعمیر کو بڑی حسرت سے دیکھتا ہوا خود اس جہان سے کوچ کر گیا۔ ابھی مسجد کی تعمیر کا کام چھتوں تک پہنچا تھا کہ مخالف مر گیا۔ اس پر مخالفین نے کہا کہ ہمارے بڑے جو یہ کہتے تھے کہ یہ مسجد یہاں کبھی نہیں بن سکے گی اور وہ اس کی تعمیر کو روکنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ ان میں سے ایک تو مر گیا ہے اور مسجد آدھی تعمیر ہو چکی ہے۔ قصبہ کا چیف حماد فائی جو امام کا چچا ہے اس نے کہا تھا کہ اس کے گاؤں میں مسجد کے لئے کوئی جگہ نہیں مل سکتی۔ وہ اپنے بیان پر قائم رہا لیکن اچانک ۱۸ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کو فوت ہو گیا۔ اب اس کا بیٹا الحاجی بہت مؤثر داعی الی اللہ بن چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:

ایک مسجد کا مقدمہ ایک چیف کی عدالت میں تھا۔ اس نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ سماعت پر جس کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی ضرور احمدی مبلغ کو قید کرنے کا حکم دے گا۔ سب مخالفین چیف کے ساتھ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ اس علاقہ کا امام جو سخت مخالف تھا۔ مقررہ تاریخ سے چند روز قبل اچانک فوت ہو گیا۔ ایک اور شخص جو مخالفت پر اکساتا تھا وہ بھی فوت ہو گیا۔ چیف جو مخالفت کر رہا تھا وہ سخت بیمار ہوا اور اس نے سماعت کے لئے حاضر ہونے سے معذوری ظاہر کر دی۔ ڈسٹرکٹ چیف جو ٹریبونل کا چیئرمین ہے اس نے شکایت کی کہ دانت میں شدید درد ہے اس لئے کل وہ سماعت کے لئے عدالت میں حاضر نہیں ہو سکے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو ان کے ارادوں میں ناکام و نامراد کر دیا اور مقررہ تاریخ گزر گئی۔ اس دوران عدالت کی طرف سے ڈسٹرکٹ چیف اور کمشنر کو یہ اطلاع دے دی گئی کہ یہ مقدمہ ضلع سطح پر نہیں سن سکتے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

سائنس کارنر

(مرتبہ: ھدایت زمانی۔ لندن)

خوراک کو محفوظ بنانے کے لئے بکٹیریا کو استعمال کیا جائے گا

یہ بات سائنسدانوں کے مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض بکٹیریا دوسرے بکٹیریا کو ہلاک کرنے کے لئے ایک قسم کی پروٹین استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسی پروٹین کو جانوروں کے لئے اینٹی بایوٹک دوائیاں بنانے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نیز فوڈ پیکیجنگ میں بھی خوراک کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

آسٹریلیا کے سائنس دان جو کافی عرصہ سے اس کی تحقیق کر رہے تھے بہت پرامید ہیں کہ وہ اس نئی قسم کی پروٹین کو جسے Bicterio Cins کا نام دیا گیا ہے جانوروں کی بیماریوں میں دوا کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ٹیسٹ کے طور پر ان کو سوروں اور مرغیوں پر آزمایا گیا جس کے نہایت حوصلہ افزا نتائج نکلے ہیں۔ اگر جانوروں پر مزید ٹیسٹ کے نتائج بھی اچھے نکلے تو سائنس دانوں کی یہ ٹیم ان نئے قسم کے بکٹیریا کو خوراک کو محفوظ بنانے میں بڑے پیمانے پر استعمال کرے گی۔

☆......☆......☆

جدید ٹیکنالوجی انسانی زندگی کے لئے ایٹمی ھتھیاروں سے زیادہ خطرناک ھے

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ایک ماہر Bill Joy جو صدارتی کمیشن فار دی فیوچر آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کے جوائنٹ چیئرمین ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی کے اندر بڑی سرعت سے ایسی تبدیلیاں آ رہی ہیں کہ ہماری آئندہ دو نسلوں کی زندگی میں ہی کرہ ارض سے انسان کا وجود ناپید ہونے کا احتمال ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک طرف تو میرا ایمان ہے کہ ہم سافٹ ویئر کو قابل اعتماد بنا کر دنیا کو ایک محفوظ اور خوشگوار جگہ بنا سکتے ہیں مگر دوسری طرف یہ خیال بھی دامنگیر ہے کہ ۲۰۳۰ء تک کمپیوٹر آج کی نسبت کئی ملین زیادہ طاقتور ہونگے۔ اس وقت انسانوں کے ہاتھوں بنے ہوئے روبوٹ انسانوں سے زیادہ ذہین ہو سکتے ہیں اور ان میں اپنی ہو بہو نقل بنانے کی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے۔ اور جس طرح باطنی دنیا میں Replica کا حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں بہت سارے کمرشل ویب سائٹ بند ہو گئے تھے اسی طرح مادی دنیا میں بھی Replica کے حملے کے امکانات موجود ہیں اور کوئی ایک پاگل شخص اس عظیم طاقت کا غلط استعمال کر کے انسانیت کو خطرہ سے دوچار کر سکتا ہے۔ اور ایسا حملہ نیوکلیئر ہتھیاروں سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

درود اور اتباع رسول قبولیت دعا کے ذرائع ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"قبولیت کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اول اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِی۔ دوم یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ سوم موہبت الٰہی"۔ (ریویو آف ریلجیز جلد ۳ صفحہ ۱۴، ۱۵)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

مادام کیوری

مادام کیوری کے بارہ میں ایک مختصر مضمون ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ جولائی ۱۹۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔ آپ سائنس کے ایک پروفیسر کی صاحبزادی تھیں جو وارسا (پولینڈ) میں سائنس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور آپ کے والد آپ کو اپنے ہمراہ تجربہ گاہ میں لے جانے لگے جہاں وہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ کیوری بھی اپنے والد کے لیکچرز کو بڑے غور سے سنتیں۔ جب وہ بڑی ہوئیں تو اعلیٰ تعلیم کے لئے پیرس گئیں اور پیرس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کی تجربہ گاہ کی دیکھ بھال پر ملازم ہوگئیں جہاں آپ کی تحقیق میں دلچسپی پروفیسر کے ساتھ آپ کی شادی پر منتج ہوئی۔

مادام کیوری نے یورینیم کے خواص معلوم کرنے کے لئے تحقیق شروع کی اور خام یورینیم کے لئے آسٹریلیا کی حکومت سے درخواست کی جہاں سے آپ کو ایک ٹن خام یورینیم بھیج دیا گیا۔ ایک روز آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کی انگلیوں سے ایسی برقی لہریں نکل رہی ہیں جن سے لکڑی اور پتھر کے اندرونی حصے بھی نظر آرہے ہیں۔ مادام کیوری نے اس نئی قوت کا نام اپنے وطن پولینڈ کے نام پر پلاٹونیم رکھا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ یورینیم سے پلاٹونیم نکالنے کے بعد جو کچھ باقی بچا ہے اُس میں بھی ایک طاقت موجود ہے۔ چنانچہ آپ دوبارہ تحقیق میں مصروف ہوگئیں اور کئی سال کے بعد ایک ٹن خام یورینیم سے ایک مٹھی بھر چیز حاصل کرلی جو دراصل ریڈیم تھا۔ ریڈیم کو اگر اندھیرے میں رکھا جائے تو اس سے روشنی کی شعاعیں نکلتی رہتی ہیں اور جس چیز پر اسے لگادیا جائے وہ اندھیرے میں بھی نظر آتی ہے۔ چنانچہ اسے گھڑی کی سوئیوں اور کارخانوں وغیرہ میں مختلف اہم بٹنوں پر لگایا جاتا ہے۔

مادام کیوری کا رہن سہن بہت سادہ تھا۔ ریڈیم کی ایجاد نے بہت سے لوگوں کو امیر بنادیا لیکن مادام کیوری نے اس سے پیسہ نہیں کمایا۔ بعض لوگوں نے انہیں اپنی تحقیق کو رجسٹرڈ کروانے کا مشورہ بھی دیا لیکن انہوں نے جواب دیا کہ ریڈیم دنیا کا ایک عنصر ہے جس میں تمام انسان برابر کے شریک ہیں۔

حیاتیاتی ہتھیار اور اُن کا استعمال

لاٹھیوں، تلواروں اور نیزوں سے شروع ہونے والی انسانی جنگیں ایٹمی اور کیمیائی ہتھیاروں تک آکر ہی ختم نہیں ہوگئیں بلکہ اب جانداروں کو بھی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جانے لگا ہے جنہیں حیاتیاتی ہتھیاروں کا نام دیا گیا ہے۔ ان ہتھیاروں کے زہریلے مادے انسانی، حیوانی یا نباتاتی زندگی کا خاتمہ یا اُن کو بیمار اور مفلوج کرسکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس بارہ میں ایک مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۴ ستمبر ۹۹ء میں مکرم آصف اقبال ڈار صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حیاتیاتی ہتھیاروں کا باقاعدہ استعمال ۱۳۴۷ء میں تاتاریوں نے اپنے دشمن کے جانوروں میں گلٹی دار طاعون پھیلا کر کیا تھا اور اس طرح دشمن پسپا ہونے پر مجبور ہوگیا۔ بہت عرصہ بعد برطانوی حکومت نے امریکہ میں بسنے والے ریڈ انڈینز کو ایسے کمبل تحفہ میں دیئے جن میں چیچک پیدا کرنے والے جراثیم موجود تھے۔ جاپانیوں نے بھی ہزاروں چینی جنگی قیدیوں کو جراثیمی ہتھیاروں کے اثرات جاننے کے لئے تجربات میں استعمال کیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ کے پاس تقریباً پچاس ہزار خشک چارے کی گانٹھیں تھیں جن میں ایسے جراثیم رکھے گئے تھے جن کے کھانے سے جانوروں میں ایک بیماری Anthrax پیدا ہوسکتی تھی۔ ۴۴ء میں برطانیہ نے یہ جراثیم سکاٹ لینڈ کے ایک قریبی جزیرے Gruinard میں گرائے جن کے اثرات ابھی تک علاقہ میں موجود ہیں۔

موجودہ دور میں عسکری مقاصد کیلئے جراثیم پر تحقیقات کا آغاز برطانیہ میں ۷۰ء میں ہوا۔ پھر اس دوڑ میں نیٹو کے ممالک بھی شامل ہوگئے اور امریکہ نے اس مقصد کیلئے پانچ کروڑ ڈالر فراہم کئے۔ روس نے امریکہ کی جانب سے حیاتیاتی حملہ کے امکان کے پیش نظر پیشگی اطلاع دینے والے طریقے وضع کرنے کا پروگرام شروع کیا اور اس مقصد کیلئے ایک لیبارٹری کی بنیاد رکھی جس کیلئے پانچ سو کروڑ امریکی ڈالر کی رقم مختص کی۔ اس لیبارٹری میں خفیہ طور پر مہلک وبائی بیماریوں کے جراثیم پر بھی کام ہوتا رہا۔

وہ حیاتیاتی عناصر جو بیماری پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں پیتھوجنز کہلاتے ہیں۔ مثلاً بیکٹیریا، وائرس، پھپھوندی وغیرہ اور کئی صورتوں میں پروٹوزون۔ ان عناصر کو دفاع اور جارحیت، دونوں کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دفاعی مقصد کیلئے جرثوموں کی ویکسین بنا کر ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔

جو جراثیم انسانوں میں بیماریاں پھیلانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اُن میں مختلف قسم کے بخار، چیچک، راج پھوڑا، طاعون، ہیضہ، پیچش اور دماغ اور حرام مغز کی سوزش وغیرہ کے جراثیم شامل ہیں۔ ان بیماریوں کے جراثیم جانوروں پر بھی اثرانداز ہوتے ہیں اور اُن میں لمبا عرصہ تک موجود رہتے ہیں۔ اسی طرح پودوں اور جانوروں کے خلاف بھی متعدد اقسام کے جراثیمی ہتھیار استعمال ہوتے ہیں۔ حیاتیاتی ہتھیار مختلف ذرائع سے دشمن کے علاقہ میں ہوا میں معلّق کئے جاتے ہیں جو آہستہ آہستہ جسم میں داخل ہوکر بیماری پیدا کرتے ہیں۔

۱۹۲۵ء میں لیگ آف نیشنز کے تحت ایک معاہدہ ہوا جس میں چالیس ممالک شامل ہوئے۔ معاہدہ کی رو سے ایسے زہریلے مادے اور گیسیں جو غشی، سکتہ یا دم گھٹنے کی صلاحیت رکھتے ہوں کسی بھی جنگی مقصد کے حصول کے لئے جراثیم کا استعمال روک دیا گیا۔ ۷۲ء میں اس معاہدہ کو مزید بہتر بناتے ہوئے کہا گیا کہ حیاتیاتی مادوں کو کسی بھی صورت میں جنگی مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی ان کو ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

ابوریحان البیرونی

ابوالریحان محمد بن احمد المعروف البیرونی ۹۷۳ء میں خوارزم میں پیدا ہوئے اور ۱۰۵۰ء میں غزنی میں انتقال کرگئے۔ اُن کا نام ریاضی، جغرافیہ و تاریخ اور تکونیت کے حوالہ سے مستند تسلیم کیا جاتا ہے۔ سترہ برس کی عمر میں ہی انہوں نے ایک ایسا حلقہ ایجاد کیا جس کے نصف درجہ تک نشان لگے ہوئے تھے۔ اس حلقہ کی مدد سے انہوں نے زمینی عرض بلد نکالا۔ اُن کے اور اُن کی بعض کتب کے بارہ میں ایک تعارفی مضمون روزنامہ ''الفضل'' ۲۵ ستمبر ۹۹ء میں مکرم مخدوم عدیل احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

البیرونی نے اپنے کچھ حالاتِ زندگی اپنی کتاب ''تحدید الاماکن'' میں بیان کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں بعض دنیاوی امور میں بامر مجبوری حصہ لینا پڑا جس کا اُنکے سائنسی کاموں پر بہت برا اثر پڑا۔ ۱۰۰۰ء میں انہوں نے اپنی کتاب ''الآثار الباقیہ'' تحریر کی تو اسے سلطان قابوس کے نام معنون کیا۔ ۱۰۱۷ء میں وہ غزنی آکر دربار غزنی سے وابستہ ہوگئے اور برسوں وہاں مقیم رہے۔ ایک اندازہ کے مطابق البیرونی نے ۱۴۶ کتب تحریر کیں جن کا تعلق فلکیات، اصطرلاب، ریاضی، جغرافیہ، نجوم تقویم، پیمائش، تکونیات، تاریخ، مذہب، فلسفہ، ادب، سحر اور موسمیات سے ہے۔ اُنکی مشہور ترین کتاب ''کتاب الھند'' میں ہندوستانی رسوم و رواج کا یونانی رسوم و رواج سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے ساٹھ سے زائد ابواب ہیں جن میں ذاتِ خداوندی، روح، تصوف، جنت، دوزخ، ہندوؤں کی ذاتوں، شادی بیاہ کے قوانین، ادب، اوزان اور پیمائش کی اکائیاں، مروج طرز تحریر، اعداد، قواعد شطرنج، اوہام اور جغرافیہ کے علاوہ ہندوستان کے مختلف شہروں کے عرض بلد کا بھی ذکر ہے۔ یہی حال اُن کی دیگر کتب کا ہے۔ الغرض وہ ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت ہیں جن کو اُنکے معاصرین ''الاستاذ'' کہتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحبؓ حلالپوری

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۷ ستمبر ۹۹ء میں مکرم چودھری محمد صدیق صاحب اپنے استاد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحبؓ حلالپوری کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپؓ کا اصل وطن موضع حلالپور (موجودہ سرگودھا) تھا۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کی ڈگریاں حاصل کر رکھی تھیں۔ ۱۹۰۸ء کے ابتداء میں قادیان آکر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور پھر واپس چلے گئے۔ ۱۹۰۹ء میں مستقل قادیان آگئے اور پہلے مدرسہ احمدیہ میں مدرس رہے اور بعد میں جامعہ احمدیہ کے قیام پر جامعہ میں پروفیسر مقرر ہوئے اور یہ سلسلہ آپؓ کی ریٹائرمنٹ یعنی ۱۹۳۹ء تک جاری رہا۔

آپ بہت سے علوم کی گہرائی تک پہنچنے والے بالغ النظر فرد تھے۔ عربی، فارسی، تفسیر، تجوید، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، بلاغت، صرف، نحو، منطق، حساب، جغرافیہ اور علم ہیئت میں بہت مہارت حاصل تھی اور حضرت مسیح موعود کے علم کلام اور سلسلہ کے مسائل پر کامل عبور تھا۔ صوبہ بہار کے شہر مونگھیر میں واقع ایک خانقاہ سے سلسلہ کے خلاف شائع ہونے والے لٹریچر میں حضور علیہ السلام کے قصیدہ اعجاز احمدی پر تنقید ہوا کرتی تھی۔ آپؓ نے اس کے جواب میں ایک کتاب ''تنویر الابصار'' لکھی جو آپؓ کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ اسی طرح مسئلہ نبوت کے متعلق آپؓ نے مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں سے ہی جو شاندار مواد جمع کرکے شائع کیا وہ بھی لاجواب ہے۔ اسی طرح تقویم کے سلسلہ میں قائم کی جانے والی کمیٹی کے بھی آپؓ ممبر نامزد کیے گئے۔ انشاء پردازی اور علمی مسائل کو جامع مانع عبارت میں ادا کرنے میں بھی آپؓ کو مہارت حاصل تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بعض سفروں میں آپؓ کو بھی حضورؓ کے ہمراہ جانے کی سعادت عطا ہوئی۔ بہت سا لٹریچر آپؓ نے بطور یادگار چھوڑا ہے۔

آپؓ بہت سادہ مزاج اور عاجزی سے پیش آنے والے تھے۔ آپؓ نے چوتھے حصہ کی وصیت کر رکھی تھی۔ لباس سادہ مگر پُروقار ہوتا۔ آپؓ کے صاحبزادگان میں محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب کو ایک لمبا عرصہ مفتی سلسلہ کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔

اعزازات

☆ مکرمہ ثوبیہ ناز صاحبہ F.Sc (میڈیکل) میں ایبٹ آباد بورڈ میں لڑکیوں میں اوّل آئی ہیں۔

☆ مکرمہ امۃ الشافی ملیحہ صاحبہ F.Sc (میڈیکل) میں سرگودھا بورڈ میں اوّل آئی ہیں۔

☆ مکرمہ بینا الٰہی صاحبہ BFA آنرز (ڈیزائننگ) میں پنجاب یونیورسٹی میں اول آئی ہیں۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

11/09/2000 – 17/09/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 11th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.86, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.431®
02.05 Concluding Address by Huzoor J/S Germany Rec. 27.8.00 ®
04.30 Learning Chinese: Lesson No.182 ®
04.55 Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.09.04.00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.4
06.55 Dars ul Quran No. 21 Rec: 14.02.96
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.431
09.25 Urdu Class: Lesson No.426 Rec.31.10.98 ®
10.55 Indonesian Service: F/S 25.02.00 With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.78
13.00 Q/A session with Huzoor & German Friends J/S Germany Rec 26.8.00
14.30 Bengali Service: Various Items
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.153
16.20 Children's Corner: Lesson No.87, Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No. 427 Rec: 06.11.98
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No. 432
20.25 Turkish Programme: Various Items
21.05 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.10.04.00 ®
22.00 Islamic Teachings: Prog.No.2/ Part Two
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.153®
23.25 Learning Norwegian: Lesson No.78 ®

Tuesday 12th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Lesson No.87, Part 1®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.432
02.10 Q/A Session with Huzoor & German Friends J/S Germany Rec 26.8.00 ®
03.30 MTA Sports – Football Final
04.30 Learning Norwegian: Lesson No.78 ®
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.10.04.00®
06.05 Tilawat, News
06.30 Pushto Programme: F/S Rec.26.03.99 With Pushto Translation
07.30 Pushto Programme: Muzakra
08.10 Islamic Teachings: Prog.No.2/Part 2 ®
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.432®
09.35 Urdu Class: Lesson No.427 Rec: 06.11.98 ®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.40 Le Francais C'est Facile: Lesson No.7
13.00 Bengali Mulaqat Rec: 5.9.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.124
16.00 Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®
16.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.10
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.428 Rec: 01.11.98
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No 433
20.30 MTA Norway: Interview With Kamal Yousaf Sb.
21.00 Bengali Mulaqat Rec: 5.9.00 ®
22.00 Hamari Kaenat: Part 59 Produced by MTA Pakistan
22.35 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.124 ®
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.7

Wednesday 13th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.433 ®
02.10 Bengali Mulaqat: Rec.5.9.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.428 Rec: 07.11.98
04.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.7 ®
05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.124 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05 Swahili Programme: Seerat-un-Nabi (saw) Host: Abdul Wahab Sahib
07.50 Hamari Kaenat: No.59 ®
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.433 ®
09.30 Urdu Class: Lesson No.428 Rec: 07.11.98 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq Lesson No.13
13.05 Atfal Mulaqat: Rec.6.9.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.125
16.20 Urdu Asbaq: Lesson No.13
16.50 Children's Corner: Documentary
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.422 Rec: 23.10.98
19.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.434 Rec: 12.08.98
20.40 French Programme: Quiz Programme Production MTA France.
21.05 *Atfal Mulaqat: Rec.6.9.00 ®*
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.125 ®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.13 ®

Thursday 14th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta ®
01.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.434 ®
02.10 *Atfal Mulaqat: 6.9.00 ®*
03.10 Urdu Class: Lesson No.429 ®
04.20 Urdu Asbaq: Lesson No.13 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.125 ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Guldasta ®
07.05 Sindhi Programme: F/S Rec.26.03.99
08.10 Lajna Magazine: Perahan
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.434
09.50 Urdu Class: Lesson No.430 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No.58 ®
13.00 Liqaa Ma'al Arab Rec: 7.9.00
14.05 Bengali Service: F/Sermon Rec: 13.05.94 With Bangali Translation
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.154 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.10 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.11 Produced by MTA Pakistan
16.30 Children's Corner: Program Waqf-e-Nau
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars-e- Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.430 Rec: 13.11.98
19.55 Liqaa Ma'al Arab Rec: 7.9.00 ®
20.50 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.00 Tabarukaat: Speech by Maulana Jalal-uddin Shams Sahib.
22.00 Quiz History of Ahmadiyyat No.54 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.35 Homeopathy Class: Lesson No.154 ®
23.40 Learning Arabic: Lesson No.58 ®

Friday 15th September 2000

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.55 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.15 Liqaa Ma'al Arab: Rec.7.9.00 ®
02.15 Tabarukaat: Speech by Maulana Jalal – uddin Shams Sb.®
03.10 Urdu Class: Lesson No.430®
04.25 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.40 Learning Arabic: Lesson No.58 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.154 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.10 Quiz; History of Ahmadiyyat No.54 ®
07.45 Saraiky Programme: F/S Rec.26.11.99 With Siraiky Translation
08.45 Liqa Ma'al Arab: Rec.7.9.00 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.430 ®
11.00 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.30 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55 Nazm, Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: Live
14.00 Documentary:
14.30 Majlis-e-Irfan: *Rec.8.9.00* With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.25 Friday Sermon: Rec.15.09.00 ®
16.25 Children's Corner: Class No.28, Part 1 Produced by MTA Canada
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.35 Urdu Class: Lesson No.431 Rec: 14.11.98
20.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.435 Rec: 21.10.99
20.55 MTA Belgium:Various Programmes Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.30 Documentary:
21.55 Friday Sermon: Rec.15.09.00 ®
23.00 *Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec.8.9.00 ®*

Saturday 16th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Class No.28, Part 1 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.435 ®
02.00 Friday Sermon: Rec.15.09.00 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.431 Rec.14.11.98®
04.20 Computers for Everyone: Part 65
05.00 *Majlis-e-Irfan with Huzoor: Rec.8.9.00, ®*
06.05 Tilawat, News
06.45 Children's Corner: Class No.28, Part 1 ® Produced by MTA Canada
07.25 MTA Mauritius: Classe De Enfants No.17
08.15 Documetary:
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.435 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.431 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Danish: Lesson No.44
13.10 *German Mulaqat: Rec.09.09.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV*
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 08.10.00
15.40 Weekly Preview
16.00 Children's Class: With Huzoor Recorded in London: Rec.16.09.00
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.432 Rec:18/11/98
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.436 Rec:28.10.98
20.40 Arabic Programme: Various Items
21.10 Entertainment Programme Presentation MTA Lahore ®
21.20 Children's Class: Rec.16.09.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.50 German Mulaqat: Rec.09.09.00

Sunday 17th September 2000

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutabat-e-Iman
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.436 Rec28.10.98®
02.00 Canadian Horizons:
03.0 Urdu Class: Lesson No.432 Rec18.11.98 ®
04.40 Learning Danish: Lesson No.44 ®
05.00 Children's Class: With Hazoor ®
06.05 Tilawat, News, Preview
06.50 Quiz Khutbat-e-Imam
07.05 German Mulaqat: *9.9.00®*
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.436 ®
09.35 Urdu Class: Lesson No.432 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.183 With Usman Chou Sahib
13.10 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.10.9.00
14.10 Bengali Service: Various Programmes
15.10 Friday Sermon: Rec.15.09.00
16.30 Children's Class: No.87 Final Part
17. 50 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.433 Rec.20.11.98
20.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.437 Rec: 4.11.99
20.50 Interview of Saqib Zervi Sahib Part 4 – (Part 5 will be broadcast in 2 weeks time)
21.20 Dars ul Quran: Lesson No.21 Rec: 14.02.96
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, September 8, 2000 | Issue No. 36

قرآن کریم کو حرز جان بنائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ہمارا مبلغ اکیلا ایک جگہ چلا جاتا ہے جہاں چاروں طرف دشمن ہوتے ہیں جو دنیوی لحاظ سے بڑے عالم فاضل اور بڑی بڑی ڈگریاں لی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب ان سے ہمارے مبلغ کا مقابلہ ہوتا ہے تو وہ دعا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ مجھے یہ شبہ پڑتا ہے کہ ہمارا مبلغ غانا میں یا نائیجیریا میں یا سیرالیون میں تو زیادہ دعائیں کر رہا ہوتا ہے مگر جب یہاں آتا ہے تو Slack (سست) ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں تھوڑا سا آرام کرلوں حالانکہ دعائیں کرنے کا جو سبق ہے یا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے جو محنت مجاہدہ کرنا پڑتا ہے اس میں تو آرام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو ہر وقت زندگی کے ساتھ لگا ہوا ہے چنانچہ جب ہمارے مبلغ غیروں کے مقابلہ میں دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں فہم قرآن عطا کرتا ہے جس سے وہ بڑے بڑے لوگوں کو خاموش کر دیتے ہیں۔ بلی گراہم جیسا آدمی جس کو امریکہ کے پریذیڈنٹ نے گھنٹے کی audience دی تھی اور وہ جو دو منٹ کی بات کرنے سے پہلے بڑی خوشامدیں کرواتا ہے اور اس کے ہزاروں کارندے سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کسی کو وقت دیا جائے یا نہ دیا جائے۔ وہ افریقہ میں آیا اور ہمارے دنیوی لحاظ سے کم عزت والے مبلغ نے اس کا مقابلہ کیا اور روحانی میدان میں اس کو مات دی۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہمارے مبلغین کی جو عزتیں ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن دنیا کی نگاہ میں شیخ مبارک احمد ہوں یا مغربی افریقہ کے مبلغ ہوں ان کی کوئی عزت نہیں ہے۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ فرمایا ہے آج دنیا تمہیں تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہے۔ یہ سچ ہے دنیا ہمیں تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہے۔ لیکن ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا رب کریم ہمیں تحقیر کی نظر سے نہ دیکھے بلکہ اس کی نگاہ میں ہم پیار کے، محبت کے اور رضا کے جذبات محسوس اور مشاہدہ کریں اور یہ قرآن کریم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قرآن کریم کو حرز جان بنائیں کیونکہ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ اگر دنیا کی زبانوں کے سارے الفاظ اس کی عظمت کے بیان کرنے کے لئے استعمال ہو جائیں تب بھی قرآن کریم کی عظمت صحیح طور پر بیان نہیں ہو سکتی۔

آج کے الفاظ تو آج تک جو عظمت اور جو حسن اور جو احسان قرآن کریم کے چشمہ سے نکلا ہم اس کو بیان نہیں کر سکتے حالانکہ یہ کتاب تو عظیم الشان کتاب ہے کہ آنے والے کل اور جو پرسوں آنے والی ہے وہ قرآن کریم کے نئے سے نئے حسن اور احسان کو ظاہر کرے گی۔ یہ تو ابھی تک سامنے نہیں آئے اس کو الفاظ کہاں سے بیان کریں گے۔ غرض یہ تو اتنی عظیم الشان کتاب ہے کہ اس کی عظمت بیان ہی نہیں ہو سکتی۔ یہ عظیم کتاب اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے اور ہماری کامیابی اور کامرانی اور فتح اور غلبہ کو اس عظیم کتاب کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ ہم اس سے علیحدہ ہو کر ایک قدم بھی کامیابی کی طرف نہیں بڑھا سکتے۔ اگر یہ ہم سب کے ہاتھ میں ہو اور اس کا نور ہمارے راستوں کو منور کر رہا ہو تو پھر ہم سیدھے منزل مقصود کی طرف جا رہے ہونگے اور اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لے آئے گا جب ساری دنیا میں اسلام غالب آجائے گا اور دنیا کے کونے کونے میں اللہ اکبر اور محمد رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھے گی"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں عالمی تجارتی میلہ

سبعہ سبعہ - (Saba Saba)

(رپورٹ: غلام مرتضیٰ - مبلغ سلسلہ - تنزانیہ)

جولائی کا مہینہ تنزانیہ میں بہت اہم ہوتا ہے۔ اس ماہ کے پہلے دس دن پورے ملک میں مختلف صوبائی صدر مقامات پر تجارتی میلے لگتے ہیں۔

سبع سبع کا مطلب ہے سات، سات یعنی سات جولائی۔ آج سے ۴۶ سال قبل سات جولائی ۱۹۵۴ء کو مشرقی افریقہ کے ایک نوجوان معلم جولیئس کے نیریرے (Mwl. Julius K.Nyerere) نے ایک پارٹی ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین قائم کی۔ اس پارٹی نے بہت جلد پورے ملک میں ترقی حاصل کی اور بالآخر اسی پارٹی کی کوششوں سے ۱۹۶۱ء میں انگریزوں سے آزادی حاصل کی۔

شروع شروع میں سات جولائی کے دن کو یوم کسان کے طور پر منایا جاتا رہا۔ لیکن ۱۹۶۸ء کے بعد یہ دن تجارتی میلے کی شکل میں بدل گیا۔ اب ہر جولائی کے پہلے دس دن ملک کے مختلف حصوں میں تجارتی میلہ لگتا ہے جس میں دکانوں اور اسٹالوں پر چیزیں سستے داموں فروخت کی جاتی ہیں۔ سب سے بڑا میلہ دارالسلام شہر میں لگتا ہے جس میں دنیا کے بہت سے ممالک بھی اپنے اپنے سٹال لگاتے ہیں۔ خاص طور پر مصر، جنوبی افریقہ، دبئی، کینیا، برطانیہ، چین اور جاپان قابل ذکر ہیں۔

افتتاح:

اس میلہ کے افتتاح کے لئے تنزانیہ گورنمنٹ کسی پڑوسی ملک کے صدر کو بلاتی ہے۔ امسال ۲/جولائی کو اس میلے کا افتتاح نمیبیا کے صدر Sam No Joma نے کیا۔

خدام الاحمدیہ تنزانیہ کی طرف سے احمدیہ بکسٹال اور نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عالمی تجارتی میلہ میں شروع ہی سے خدام الاحمدیہ کا بھی سٹال لگتا ہے جس کے لئے امسال باقاعدہ ایک بڑا ہال تعمیر کیا گیا تھا۔ اس سال اس سٹال کی ذمہ داری خاکسار (غلام مرتضیٰ مبلغ سلسلہ دارالسلام) کے سپرد کی گئی تھی۔ پچھلے سال کے تجربہ کی روشنی میں اس سال وقت سے ایک ماہ قبل ہی تیاری شروع کر دی گئی تھی۔

وقار عمل:

ماہ جون میں وقار عمل کے ذریعہ ہی عارضی طور پر جماعتی سٹال کے ساتھ ہی احمدیہ مسجد بنائی گئی جو کہ پورے میلہ میں واحد مسجد تھی جس میں بغیر کسی امتیاز کے ہر فرقہ کے لوگ آکر نماز پڑھتے رہے۔

مورخہ ۲/جولائی کو ہی اس سٹال کا افتتاح مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج نے کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ واحد مسلم جماعت ہے جس کو حقیقی طور پر اسلام کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ یہاں پر رکھے گئے مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور بے شمار دوسری کتب اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

دشمنوں کی ذلت:

یہاں اس میلہ میں باقی مسلمان فرقوں کی تنظیم Bakwata کی طرف سے ایک اسٹال چند سال پہلے شروع ہوا تھا لیکن غیر منظم ہونے اور غیر قانونی حرکتوں کی وجہ سے اس سٹال کو گورنمنٹ نے بند کر دیا۔ اسی طرح ایک سٹال عیسائیوں کے فرقہ کیتھولک کا تھا، اسے بھی بند کر دیا گیا۔ اب ان دونوں جگہوں پر شراب خانے چل رہے ہیں۔

ایم۔ ٹی۔ اے:

احمدیہ سٹال کے ساتھ ڈش انٹینا بھی لگایا گیا جہاں ۲۴ گھنٹے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی نشریات دکھائی جاتی رہیں۔ اور لوگوں کو بتایا جاتا رہا کہ یہ صرف واحد اسلامی چینل ہے جو پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا رہا ہے۔

اعلانات:

ہال میں باقاعدہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جماعت کا تعارف، کتب کا تعارف پیش کیا جاتا رہا۔ اسی طرح ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ سواحیلی میں بھی لوگوں کو دعوت اسلام دی جاتی رہی۔

نمائش:

اس میلے میں جماعت کی طرف سے کتب کی نمائش بھی لگائی گئی جن میں بہت سی زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور انگریزی عربی اور سواحیلی میں بہت سی کتب شامل ہیں۔

امسال خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو ۱۲ کتابیں جو کہ عرصہ سے نایاب تھیں شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اس طرح تین نئی کتب بھی شائع کی گئیں۔ ہزاروں کی تعداد میں آنے والے زائرین کو روزانہ مکرم مبارک محمود صاحب مبلغ سلسلہ اور ان کے ساتھ معلم راشدی اور مبارک عبدالرحمٰن اور جذامہ نمائش کا تعارف کرواتے اور دعوت اسلام دیتے رہے۔ اس سال قریباً ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد نے نمائش سے استفادہ کیا۔

سوڈا سٹال:

مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ کی طرف سے نمائش گاہ میں ٹھنڈے سوڈے کا بھی انتظام تھا۔ لوگ تھک ہار کر جب احمدیہ سٹال پر پہنچتے تو ان کی ٹھنڈے سوڈے کے ساتھ خدمت کی جاتی۔

کتب کی فروخت:

نمائش کے ساتھ کتب فروخت کے لئے بھی رکھی گئی تھیں۔ امسال خدا کے فضل سے پانچ لاکھ شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔

اس میلے میں جماعت کی تبلیغ سے الحمدللہ ایک پادری سمیت ۲۵۰ بیعتیں حاصل ہوئیں۔

اشاعت:

احمدیہ بک سٹال کو ملکی ٹیلی ویژن CNN پر دو دن خبرنامہ میں تصاویر کے ساتھ دکھایا جاتا رہا۔ جس میں سٹال کا تعارف اور جماعت کا تعارف بھی پیش کیا گیا۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو قبول کرے اور تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کو زیادہ سے زیادہ ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔